بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عنوانات

کتاب الطهارة

باب الوضوء

الفصل الأول فی فرائض الوضوء

(فرائضِ وضوکا بیان)

الفصل الثانی فی سنن الوضوء

(سننِ وضو کا بیان)

الفصل الثالث فی مستحبات الوضوء وآدابه

(مستحباتِ وضو وآداب کا بیان)

الفصل الرابع فی مکروهات الوضوء

(مکروہاتِ وضوکا بیان)

الفصل الخامس فی نواقض الوضوء

(نواقضِ وضوکا بیان)

الفصل السادس فی متفرقات الوضوء

باب الغسل

الفصل الأول فی فرائض الغسل

(فرائضِ غسل کا بیان)

الفصل الثانی فی مستحبات الغسل

(مستحباتِ غسل کا بیان)

الفصل الثالث فی آداب الغسل

(آدابِ غسل کا بیان)

الفصل الرابع فی موجبات الغسل

(موجباتِ غسل کا بیان)

الفصل الخامس فی أحکام الجنابة

(جنابت کے احکام کا بیان)

باب المیاہ

الفصل الأول فی الماء الطاهر والنجس

(پاک اور ناپاک پانی کا بیان)

الفصل الثانی فی البیر وغیرھا

(کنویں کے احکام)

الفصل الثالث فی الحوض

(حوض کے احکام کا بیان)

باب التیمم

(تیمّم کے احکام کا بیان)

باب المسح على الخفين والجوربين

(موزے اور جرابوں پر مسح کا بیان)

باب الحيض والنفاس وأحكام المعذور

الفصل الأول فی الحيض والنفاس والاستحاضة

(حیض ونفاس اور استحاضہ کا بیان)

الفصل الثانی فی أحکام المعذورین

(معذور کے احکام کا بیان)

باب الأنجاس

الفصل الأول فی الأنجاس وتطهیرها

(نجاست اوراس سے پاکی کا بیان)

الفصل الثانی فی تطہیر الثوب

(کپڑا پاک کرنے کا بیان)

الفصل الثالث فی نجاسة الأوانی وتطهیرها

(برتنوں کو پاک کرنے کا بیان)

الفصل الرابع فی تطهير الأرض

(زمین پاک ہونے کا بیان)

باب الاستنجاء

(استنجا کا بیان)

کتاب الصلوۃ

باب المواقیت

الفصل الأول فی أوقات الصلوة

(اوقاتِ نماز کا بیان)

الفصل الثانی فی الأوقات المکروهة

(اوقاتِ مکروہہ کا بیان)

باب الأذان

الفصل الأول فی الأذان

(اذان کا بیان)

الفصل الثانی فی مایتعلق بکلمات الأذان

(کلماتِ اذان کا بیان)

الفصل الثالث فی إجابة الأذان

(اذان کے جواب کا بیان)

الفصل الرابع فی الدعاء بعد الأذان

(اذان کے بعد دعاء کا بیان)

الفصل الخامس فیما یکرہ فی الأذان

(مکروہاتِ اذان کا بیان)

الفصل السادس فی إعادة الأذان

(دوبارہ اذان دینے کا بیان)

الفصل السابع فی الأذان لقضاء الفوائت

(فوت شدہ نمازوں کے لئے اذان دینے کا بیان)

الفصل الثامن فی الأذان فی أُذن المولود

(بچہ کے کان میں اذان دینے کا بیان)

باب الإقامة والتثويب
الفصل الأول فی الإقامة
(اقامت کا بیان)

الفصل الثانی فی التثویب

(تثویب کا بیان)

باب صفة الصلوٰة

الفصل الأول فی شروط الصلوة

(شروطِ صلوۃ کا بیان)

الفصل الثانی فی أرکان الصلوة

(ارکانِ نماز کا بیان)

الفصل الثالث فی واجبات الصلوة

(واجباتِ نماز کا بیان)

الفصل الرّابع فی سنن الصلوۃ

(نماز کی سنتوں کا بیان)

الفصل الخامس فی آداب الصلوة

(نماز کے آداب کا بیان)

باب الذکر والدعاء بعد الصلوات

الفصل الأول فی الذکر

(نماز کے بعد ذکر کا بیان)

الفصل الثانی فی الدعاء بعد الصلوة

(نماز کے بعد دعاء کا بیان)



کتاب الطهارة

باب الوضوء

الفصل الأول فی فرائض الوضوء

(فرائض وضوکا بیان)

مقطوع الیدین کیسے وضوکرے؟

سوال [۱۷۶۶]: ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہیں، تو وہ پیشاب، پاخانہ کرکے کس طرح پاکی حاصل کرے گا، کیا دوسرے کو یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے مخرج کو اپنے ہاتھ سے پاک کرے، اگر نماز کا وقت ختم ہورہا ہے تو وہ اس صورت میں کیا کرے گا؟ نیز اس کے وضوکا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وہ پانی استعمال نہیں کرسکتا تو جوازِ نماز کے لئے دوسرے سے مخرج دھلوانے پر شرعاً مجبور ومکلّف نہیں، بغیر پانی استعمال کئے ہوئے اس کی نماز درست ہوگئی، ایسی مجبوری کی حالت میں وضو کی جگہ صرف چہرہ کی جگہ دیوار وغیرہ پر کسی طرح مسح کرے کہ چہرہ کا تیمّم ہوجائے، اس کی بھی قدرت نہ ہوتو ویسے ہی نماز پڑھ لے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۲/۱۵ھ۔

---

(۱) "ولو قطعت یده أو رجله فلم یبق من المرافق و الكعب شیء، سقط الغسل، ولو بقی وجب". (الفتاویٰ العالمكيرية: ۱/۵، الفصل الأول فی فرائض الوضوء، رشیدیه)

"من قطعت یداه ورجلاه وبوجهه جراحة، یصلی بلا وضوء ولاتیمم ولا یعید". (الدرالمختار) =

جواب صحیح ہے: ہاں اس کی منکوحہ یہ خدمت کرنا چاہے تو کر سکتی ہے(۱) اور اس کو اس پر ثواب بھی ملے گا، اس کو ایسا کرنا افضل بھی ہے۔ بندہ نظام الدین عفی عنہ۔

پالش ناخن پر لگی رہ جائے تو وضو کا حکم

سوال [۱۷٦۷]: جوتوں پر پالش کرنے کے بعد اگر پالش ناخن وغیرہ میں لگی رہے، اچھی طرح صاف نہ کیا جائے تو وضو وغیرہ میں کوئی حرج تو نہیں کہ اس میں موم کی آمیزش ہوتی ہے، موم پانی کو جذب نہیں کرتا؟

الجواب حامداً و مصلیاً :

اگر محض رنگ اور کسی قدر چکناہٹ باقی ہے تو اس سے وضو میں خلل نہیں آتا جیسے کہ اگر تیل لگا ہوا ہو اور اس پر پانی بہا دیا جائے، اگر صرف رنگ اور چکناہٹ ہی نہیں بلکہ موم بھی باقی ہے جس سے پانی نہیں پہنچ سکتا تو نہ وضو درست ہے، نہ غسل (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۲/ ۸۷ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۲/ ۸۷ھ۔

= "(قوله: وبوجهه جراحة) قيد به؛ لأنه لو كان سليماً، مسحه على الجدار لقصد التيمم".

(ردالمحتار، كتاب الطهارة: ۱/ ۸۰، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/ ۱۴، دار المعرفة بيروت لبنان)

(۱) "(قوله: أصلاً سقط كمريض) في التاتا رخانية: الرجل المريض إذا لم تكن له امرأة و لا أمة و له ابن وأخ و هو لا يقدر على الوضوء، قال: يؤضّئه ابنه أو أخوه غير الاستنجاء، فإنه لا يَمسّ فرجه و يسقط عنه، والمرأة المريضة .... و لا يخفىٰ أن هذا التفصيل يجرى فيمن شلّت يداه؛ لأنه في حكم المريض". (رد المحتار: ۱/ ۳۴۱، فصل في الاستنجاء، سعيد)

(وكذا في التاتارخانية: ۱/ ۱۰۴، كتاب الطهارة، إدارة القرآن، كراچي)

(۲) "و يجب: أي يفرض غسل كل ما يمكن من البدن بلا حرجٍ مرةً كأذن إلى أخره، ولا يمنع الطهارة ونيمٌ: أي خرء ذباب و برغوث لم يصل الماء تحته، وحناء و لو جرمه -به يفتى- ودرن ووسخ، وكذا دهن ودسومة إلى أخره، و لا يمنع ما على ظفر صباغ و لا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف، به يفتى، وقيل: إن صلباً، منع، و هو الأصح". (الدر المختار: ۱/ ۱۵۲، ۱۵۴، مطلب: أبحاث الغسل، سعيد) =

وضو میں بھویں، داڑھی اور مونچھ کے نیچے کھال کا دھونا

سوال [۱۷۶۸]: بھنویں یا داڑھی یا مونچھا اگر اس قدر گھنی ہیں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہے فرض ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

فرض نہیں، شامی: ۱/۶۶(۱)۔

وضو میں داڑھی کا دھونا اور خلال کرنا

سوال [۱۷۶۹]: حد الوجہ فی الوضوء کی تحدید میں جو فقہاء نے "من قصاص الشعر إلی أسفل الذقن" لکھا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ غایت داخلِ مغیا ہے یا نہیں، یعنی اسفلِ ذقن کا دھونا ضروری ہے یا نہیں اور داڑھی ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے؟ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ تخلیلِ لحیہ کے بارے میں مفتیٰ بہ قول کیا ہے؟

اگر اسفلِ ذقن داخل فی الغسل نہیں ہے تو تخلیلِ لحیہ کیوں مشروع ہے جب کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ سنت "إکمال الفرض" کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

"وهو مشتق من المواجهة من مبدأ سطح جبهته إلیٰ أسفل ذقنه: أی منبت أسنانه السفلیٰ تفسیر الذقن بالتحریك: أی إلی أسفل العظم الذی علیه الأسنان السفلیٰ، وهو ما تحت العنفقة اهـ". در مختار، شامی: ۱/۸۹(۲)۔

= (وكذا فی الفتاوی العالمكيرية: ۱/۴، الفصل الأول فی فرائض الوضوء، رشيديه)

(وكذا فی مراقی الفلاح: ۱/۲۳، فصل فی تمام أحكام الوضو، قديمی)

(۱) "لا غسل باطن العينين و الأنف والفم وأصول شعر الحاجبين واللحية والشارب". (الدر المختار).

"يحمل هذا علی ما إذا كانا كثيفين، أمّا إذا بدت البشرة فيجب، كما يأتی له قريباً عن البرهان، وكذا يقال فی اللحية والشارب" (ردالمحتار: ۱/۹۷، أركان الوضوء أربعة، سعيد)

(وكذا فی الفتاوی العالمكيرية: ۱/۴، الفصل الأول فی فرائض الوضوء، رشيديه)

(وكذا فی الفتاوی التاتارخانية: ۱/۸۹، الوضوء، إدارة القرآن، كراچی)

(۲) (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۹۶، ۹۷، أركان الوضوء أربعة، سعيد)

اسفلِ ذقن کو وضو میں دھویا جائے گا، اسی وجہ سے جب اس پر لحیہ ہو اور وہ خفیفہ ہو تو اس کا غسل ساقط نہیں ہوتا، البتہ اگر لحیہ کثیر ہو تو حصۂ ذقن مستور کا غسل ساقط ہو جاتا ہے:

"و غَسلُ جميع اللحية فرضٌ يعني عملياً أيضاً على المذهب الصحيح المفتىٰ به المرجوع إليه، و ما عدا هذه الرواية مرجوع عنه كما في البدائع. ثم لا خلاف أن المسترسل لا يجب غسله و لا مسحه بل يسن، وأن الخفيفة التي ترىٰ بشرتها يجب غسل ما تحتها اهـ".

درمختار۔ "قوله: (بل يسن): أي المسح اهـ". شامي(۱)۔

"و تخليل اللحية هو تفريق شعرها من أسفل إلى فوق، بحر. و هو سنة عند أبي يوسف. وأبو حنيفة و محمد يفضلانه، و رجّح في المبسوط قول أبي يوسف، كما في البرهان، شرنبلالية. و في شرح المنية: والأدلة ترجحه، و هوالصحيح اهـ. قال في الحلية: والظاهر أن هذا كله في الكثة، وأما الخفيفة، فيجب إيصال الماء إلى ما تحتها". شامي(۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم، ۱۰/محرم الحرام/ ۶۸ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ سہانپور، ۱۴/محرم الحرام/ ۶۸ھ۔

کان اور رخسار کے درمیانی حصہ کا حکم

سوال [۱۷۷۰]: جو حصہ کان اور رخسار کے درمیان ہے، اس کا وضو میں دھونا فرض ہے یا نہیں؟

---

(۱) (الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/۱۰۰، ۱۰۱، سعید)

(۲) (الدرالمختار مع رد المحتار: ۱/۱۱۷، سعید)

قال ابن العلاء: "وفي السراجية: حدّ الوجه من قصاص الشعر إلى أسفل الذقن طولاً، و من شحمة الأذن اهـ. وفي شرح الطحاوي: وإن لم يكن له لحية فغسلُ الذقن فرضٌ، وإيصال الماء إلى داخل العينين ساقط الخ". (التاتارخانية، كتاب الطهارة: ۱/۸۷، إدارة القرآن، كراچي)

"في الهداية: وتخليل اللحية سنةٌ. وفي فتاوى الحجَة: و هو الأصح. وقيل: هو سنة عند أبي يوسف، جائز عند أبي حنيفة و محمد رحمهم الله". (التاتارخانية: ۱/۱۰۹، كتاب الطهارة، الوضوء، إدارة القرآن، كراچي)

الجواب حامداًومصلیاً:

فرض ہے،شامی : ۱/٦٦(۱)۔

وضومیں مسح بھول جائے تو کیا کرے؟

سوال [۱۷۷۱]: اگر وضو کرتے وقت مسح بھول جائے تو پورا وضو کرنے کے بعد صرف مسح کرے یا وضو پھر سے دہرائے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

مسح کر لینا کافی ہے، پورا وضولوٹانے کی ضرورت نہیں (۲)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند،۲۴/۷/۸۹ھ۔

مسح کے لئے مائے جدید کالینا

سوال [۱۷۷۲]: اگر کوئی متوضی ہاتھ منہ دھونے کے بعد تری ہاتھ سے بغیر مائے جدید کے سر کا مسح

---

(۱) قال العلامة الحصكفي: "فيجب غسل المياقي و ما بين العذار والأذن لدخوله في الحد، وبه يفتى". (الدرالمختار). وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "(قوله:ما بين العذار والأذن): أى ما بينهما من البياض (وقوله: وبه يفتى) و هو ظاهر المذهب، و هو الصحيح، و عليه أكثر المشايخ".

(ردالمحتار: ۱/۹۷، أركان الوضوأربعة، سعيد)

(و كذا في التاتارخانية : ۱/۸۹، الطهارة، إدارة القرآن، كراچى)

(و كذا في الفتاوىٰ العالمكيرية : ۱/۴، الفصل الأول فى فرائض الوضوء، رشيديه)

(و كذا في مراقى الفلاح : ۱/۵۸، فصل فى أحكام الوضوء، قديمى)

(۲) "(ومن ترك فرضاً) من وضوئه أو غسله غير النية أو لمعة يقيناً أو ظناً أو شكاً وكان غير مستنكح، وصلى بوضوئه أو غسله الناقص فرضاً، ثم تذكره (أتى به): أى الفرض المتروك فوراً وجوباً بنية تكميل وضوئه أوغسله". (جواهر الإكليل: ۱/۱٦، دارالمعرفة، بيروت)

"ولو توضأ ونسى مسح خفيه، ثم خاض الماء فأصابه ظاهر خفيه وباطنهما يجزيه من المسح، ولومشى فى الحشيش فابتل ظاهر الخف بالماء أو بالمطر يجوز". (خلاصة الفتاوىٰ، كتاب الطهارة، مسائل مسح الخفين: ۱/۲۸، امجد اكيڈمى، لاهور)

کرے، اس وضو سے نماز وغیرہ بھی پڑھ لے تو اس وضو سے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسا کرنے سے وضو اور نماز میں کچھ خرابی نہیں ہوتی:

"و مسح ربع الرأس واللحية، المسح إصابة اليد المبتلة العضو إما بللاً يأخذه من الإناء، أو بللاً باقياً في اليد بعد غسل عضو من المغسولات اهـ". شرح الوقاية، ص: ۱۵۸ (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

پیر پر مسح کی صورت

سوال [۱۷۷۳]: میرے پیر کے اوپری حصہ پر آدھے سے زائد جگہ پر "ایکزما" ہوگیا، کھجلی ہوتی ہے اور پانی پڑنے سے مواد بھی ہوجاتا ہے، ڈاکٹر پانی کو مضر بتاتے ہیں۔ وضو کرنے میں پہلے بقیہ حصہ کو جب دھوتا ہوں تو چونکہ وہ درمیان میں ہے اس لئے پانی سے بچت نہیں ہو پاتی۔ اس لئے دریافت طلب یہ ہے کہ کیا پیر کو نہ دھوؤں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح کرلو تو مسح کی ترکیب نہیں معلوم ہے، اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس حصۂ قدم پر پانی مضر ہے اس پر مسح کرلیا جائے یعنی تر ہاتھ پھیر لیا جائے اور بقیہ کو دھولیا جائے اس

---

(۱) (شرح الوقاية: ۱/۵۵، فرائض الوضو، سعيد)

"ومسح ربع الرأس مرةً فوق الأذنين ولو بإصابة مطر أو بلل باق بعد غسل على المشهور، لا بعد مسح إلا أن يتقاطر". (الدر المختار).

قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "(قوله: أو بلل باق الخ) هذا إذا لم يأخذه من عضو آخر، مقدسي. فلو أخذه من عضو آخر، لم يجز مطلقاً، بحر: أي سواء كان ذلك العضو مغسولاً أو ممسوحاً، درر". (ردالمحتار: ۱/۹۹، أركان الوضوء أربعة، سعيد)

(وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۶، الفصل الأول في فرائض الوضوء، رشيديه)

طرح کہ وہاں پانی نہ پہونچے (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود، غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۳۰/ ۶/ ۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۳۰/ ۶/ ۸۸ھ۔



(۱) "في أعضائه شقاق، غسله إن قدر، و إلا مسحه، و إلا تركه. و لو بيده و لا يقدر على الماء، تيمم، ولو قطع من المرفق، غسل محل القطع". (الدر المختار: ۱/ ۱۰۲، بيان فرائض الوضوء، سعيد)

"وذكر شمس الأئمة الحلواني: إذا كان في أعضائه شقاق و قد عجز عن غسله، سقط عنه فرض الغسل، ويلزم إمرار الماء عليه، فإن عجز عن إمرار الماء يكفيه المسح، فإن عجز عن المسح سقط عنه المسح أيضاً، فيغسل ماحوله و يترك ذلك الموضع، كذا في الذخيرة". (الفتاوى العالمكيرية: ۱/ ۵، الفصل الأول في فرائض الوضوء، رشيديه)

الفصل الثانی فی سنن الوضوء

(سننِ وضوکا بیان)

مسواک کا حکم

سوال [۱۷۷۴]: مسواک کرناسنتِ مؤکدہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسواک کرناسنتِ مؤکدہ ہے(۱)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبدمحمودغفرلہ،دارالعلوم دیوبند۔

مسواک کی مقدار کتنی ہونی چاہئے؟

سوال [۱۷۷۵]: مسواک اگرایک بالشت سے زائد ہوتو حرج تونہیں؟ایک فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک بالشت سے زائد ہوتو شیطان بیٹھتا ہےاوراگرایک بالشت سے کم ہوتا کہ جیب میں رکھ سکے۔توکیا یہ درست ہے؟اوراس وقت تک استعمال کرے جب تک ممکن ہو،خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوجائے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

مسواک ایک بالشت سے زائدنہ رکھی جائے،ابتداءً ایک بالشت ہوتو بہتر ہے،کم میں بھی مضائقہ نہیں، پھرجس قدرچھوٹی ہوکراستعمال کے قابل رہے استعمال کی جائے(۲)۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱)"السواک سنة مؤکدة عند المضمضة، وقيل: قبلها، وهو للوضوء عندنا، إلا إذا نسيه، فيندب للصلاة".(الدر المختار: ۱/۱۱۳، سنن الوضوء، سعيد)

(وكذا في الفقه الإسلامي وأدلته: ۱/۳۵۴، المبحث الثاني، السواک، رشيديه)

(وكذا في المحيط البرهاني: ۱/۴۲، الفصل الأول في الوضوء، غفاريه كوئٹه)

(۲)"و ندب إمساكه بيُمناه، و كونه ليناً، مستوياً، بلا عقد في غلظ الخنصر و طول شبر". (الدرالمختار) =

مسواک کتنی موٹی ہونی چاہیے؟

سوال [۱۷۷۶]: کیا مسواک کی موٹائی چھنگلیاں کی موٹائی کے برابر ہونا بہتر ہے یا اس کی موٹائی اس سے کم نہ ہو؟ زیادتی کی مقدار کا تعین کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مستحب اسی کو لکھا ہے، کسی قدر اور موٹی ہو جائے تب بھی اس کو ناجائز یا مکروہ نہیں کہا جائے گا(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

بانس کی تیلی سے مسواک کا حکم

سوال [۱۷۷۷]: بانس کی تیلی سے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بظاہر تو مضر ہے کہ زبان اور مسوڑھوں کو نقصان دے گی اور زخمی کر دے گی، مسواک کی بڑی منفعت فوت ہو جائے گی (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

="الظاهر أنه في ابتداء استعماله، فلا يضرّ نقصه بعد ذلک بالقطع منه لتسويته، تأمل . وهل المراد شبر المستعمل أو المعتاد؟ الظاهر : الثاني؛لأنه محمل الإطلاق غالباً". (ردالمحتار: ۱/۱۱۴، بيان سنن الوضوء، سعيد)

(و كذا في غنية المستملي (الحلبي الكبير)، ص: ۳۳، بيان فضيلة السواک، سهيل اكيڈمي، لاهور)

(و كذا في الفتاوى التاتارخانية : ۱/۱۰۷، الوضوء، إدارة القرآن، كراچي)

"و يصح بكل عود إلا الرمان والقصب لمضرّتهما، وأن يكون طول شبر مستعمله ؛لأن الزائد يركب عليه الشيطان". (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٦٧، قديمي)

(۱) (تقدم تخريجه تحت عنوان: "مسواک کی مقدار کتنی ہونی چاہیے)

(۲) اس لئے بانس کی تیلی سے مسواک نہ کی جائے:" و يصح بكل عود إلا الرمان والقصب لمضرتهما الخ". (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٦٧، قديمي)

(و كذا في رد المحتار: ۱/۱۱۵، بيان سنن الوضوء، سعيد)

(و كذا في الحلبي الكبير ،ص: ۳۳، بيان فضيلة السواک، سهيل اكيڈمي، لاهور)

عورتوں کے لئے مسواک

سوال [۱۷۷۸]: عورتوں کے لئے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

درست ہے اگر مسوڑھے برداشت کرلیں (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

کھڑے ہوکر مسواک کرنا

سوال [۱۷۷۹]: چلتے پھرتے یا کھڑے ہونے کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسواک کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

اس وقت ذہن میں نہیں (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

---

(۱) "وروى ابن ماجة عن أبي أمامة: "إنّي لأستاك حتى لقد خشيت أن أحفي مقادم فمي". (الفقه الإسلامي وأدلته: ۱/۳۵۲، المبحث الثاني: السواك، رشيديه)

"أن العلك للمرأة يقوم مقام السواك؛ لأنها تخاف من السواك سقوط سنّها؛ لأن سنها أضعف من سن الرجل وهو مما ينقي الأسنان". (حاشية الشلبي تبيين الحقائق على للزيلعي: ۱/۳۵، سنن الوضوء، دارالكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في ردالمحتار: ۱/۱۱۵، مطلب في منافع السواك، سعيد)

(وكذا في الإمداد، ص: ۷۵، مطلب في السواك واستعماله، حقانيه)

(۲) صراحت کے ساتھ کوئی ثبوت تو نہ مل سکا، البتہ مسواک کے لئے کوئی وقت خاص نہیں، بلکہ ہر وقت کر سکتے ہیں: "قال عليه السلام: " السواك مطهرةٌ للفمّ، ومرضاةٌ للرب".

"وهو يدل على مطلق شرعيته دون تخصيصٍ بوقتٍ معينٍ، ولا بحالةٍ مخصوصة، فهو مسنون في كل وقت". (الفقة الإسلامي وأدلته، المبحث الثاني: السواك: ۱/۳۵۴، رشيديه)

داڑھی میں خلال کا طریقہ

سوال [۱۷۸۰]: ڈاڑھی میں خلال کس طرح کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

داہنے ہاتھ کو سیدھا کر کے ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی میں داخل کر دیا جائے، اسی طرح داہنی اور بائیں سمت میں اندر سے داخل کر کے باہر کی طرف کو ہاتھ لایا جاوے (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

وضو کرتے ہوئے انگلیوں میں خلال کب کرے؟

سوال [۱۷۸۱]: وضو میں ہاتھ دھونے کے بعد مسح سے قبل انگلیوں کا خلال کرنا چاہئے یا جیسا کہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ سر و کان کے مسح کے بعد خلال کرتے ہیں وہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب ہاتھ دھوئے جب ہی انگلیوں کا بھی خلال کرلے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

پورے سر اور کانوں کا مسح سنتِ مؤکدہ ہے

سوال [۱۷۸۲]: ایک مسجد کے حافظ صاحب صرف ۱/۲ (آدھے سر کے) حصہ سر کا مسح کرتے ہیں اور کانوں کے چاروں طرف انگلی نہیں پھراتے، کہتے ہیں کہ یہ تو سنت مؤکدہ ہے، اس پر بہت سے لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی ہے، جب ان سے کہا گیا تو نہیں مانے اور نماز انہوں نے نہیں دہرائی۔ تو ان کے

---

(۱) "(تخليل اللحية) هو تفريق شعرها من أسفل إلى فوق، وهو سنة عند أبي يوسف". (ردالمحتار: ۱/۱۱۷، سنن الوضوء، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/۴۵، سنن الوضوء، رشيديه)

(وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۷، الفصل الثاني في سنن الوضوء، رشيديه)

(۲) "و تخليل أصابع اليدين بالتشبيك والرجلين بخنصر يده اليسرىٰ، و فيه عن الظهيرية: أن التخليل إنّما يكون بعد التثليث؛ لأنه سنة التثليث". (رد المحتار: ۱/۱۱۷، سنن الوضوء، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/۲۳، رشيديه)

لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

امام صاحب کا طہارت ونماز کے مسائل سے سب سے زیادہ واقف ہونا ضروری ہے، سنتِ موکدہ کے ترک ہوجانے سے فرض نماز ادا ہوجاتی ہے اس کا دہرانا واجب نہیں ہوتا، لیکن مستقلاً سنتِ مؤکدہ کوترک کرنا بھی کوئی ہلکی اور معمولی چیز نہیں (۱)۔آئندہ ہمیشہ اس کا خیال رکھیں، گذشتہ نمازوں کے دہرانے کی ضرورت نہیں، پورے سر کا اور کانوں کا بھی مسح کیا کریں، اس کوترک نہ کریں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/ ۵/ ۸۸ھ۔

مسحِ رأس کے وقت چھوٹی انگلی کا کان میں ڈالنا

سوال [۱۷۸۳]: وضو میں سر کا مسح کرنے سے پیشتر چھنگلیاں کا کان میں ڈالنا تعلیم الاسلام میں مستحب لکھا ہے۔کیا ایسا ہی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کو کان میں داخل کرنا مستحب ہے(۲)۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ، ۲/۱/ ۸۶ھ۔

جواب صحیح ہے: سید مہدی حسن عفی عنہ، ۳/۱/ ۸۶ھ۔

---

(۱) "(وسننه الخ) و مسح كل رأسه مرةً مستوعبةً، فلو تركه و داوم عليه أثم". (الدرالمختار). وقال ابن عابدينؒ: "(قوله: مستوعبةً) هذا سنة أيضاً، كما جزم به في الفتح. ثم نقل عن القنية أنه إذا داوم على ترك الاستيعاب بلا عذر يأثم. قال: و كأنه لظهور رغبته عن السنة". (ردالمحتار: ۱/۱۲۱، سنن الوضوء، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۷، الفصل الثاني في سنن الوضوء، رشيديه)

(۲) "و من الأدب دلك أعضائه وإدخال خنصره صماخيْ أذنيه". (الفتاوى العالمكيرية: ۱/۹، الفصل الثالث في المستحبات، رشيديه)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۷۲، سنن الوضوء، سهيل اكيڈمى، لاهور)

(و كذا في الدر المختار: ۱/۱۲۵، بيان آداب الوضوء، سعيد)

پیروں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ

سوال [۱۷۸۴]: پیروں کی انگلیوں کے خلال کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو داہنے پیر کی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کے درمیان اس طرح داخل کریں کہ صرف دو انگلیوں کے درمیانی حصہ پر ہی نہ پہونچے بلکہ انگلیوں کے نیچے کے حصہ پر بھی پہونچ جائے، پھر اس کے برابر والی دو انگلیوں میں خلال کریں اس طرح پوری انگلیوں کا خلال کریں، بائیں پیر کے انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی سے شروع کریں گے، چھوٹی تک خلال کریں گے (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

کیا وضو کی سنت چھوٹنے سے نماز بھی مکروہ ہوجاتی ہے؟

سوال [۱۷۸۵]: جیسے وضو کرنے میں مسواک کا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور سنت کے چھوٹ جانے سے عملِ وضو ناقص ہوجاتا ہے، دوسرے یہ کہ وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے تو یہ ناقص اور مکروہ صرف اس عمل کی حد تک رہتا ہے، یا اس کا ناقص اور مکروہ ہونا نماز میں شامل ہوجاتا ہے، جیسا کہ ایک صاحب نے بیان میں یوں کہا کہ جس کا وضو مکروہ اس کی نماز مکروہ۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

وضو کی سنتیں ترک ہونے سے نماز تو مکروہ نہیں، البتہ ثواب میں کمی ہوتی ہے (۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

---

(۱) "وتخليل أصابع اليدين بالتشبيك والرجلين بخنصر يده اليسرى بادئاً بخنصر رجله اليمنى، وهذا بعد دخول الماء خلالها، فلو منضمّةً فرض". (الدر المختار: ۱/۱۱۸، الوضوء، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۷، الفصل الثاني في سنن الوضوء، رشيديه)

(وكذا في النهر الفائق: ۱/۴۳، سنن الوضوء، امداديه)

(۲) "وحكمها ما يؤجر على فعله ويلام على تركه (ويلام): أي يعاتب -بالتاء- لا يعاقب".

(الدر المختار: ۱/۱۰۴، مطلب في السنة وتعريفها، سعيد) .... =

پاؤں دھونے کا مسنون طریقہ

سوال [۱۷۸۶]: وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے تو اس میں پیروں کو تین مرتبہ دھونے کا کیا طریقہ ہے، اگر حوض پر ہے تو کیا ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر ہاتھ سے پانی لیکر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ پانی لیکر پیر پر بہادے، اگر حوض میں پیر ڈبو کر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ ڈبودے، کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے، سنت ادا ہوگئی (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔



= (وکذا فی البحر الرائق: ۱/۳۶، سنن الوضوء، رشیدیه)

(وکذا فی النهر الفائق: ۱/۲۵، سنن الوضوء، امدادیه)

(۱) "منها تکرار الغسل ثلاثاً .... تفسیر السبوغ أن یَصل الماء إلی العضو، ویسیل ویتقاطر منه قطرات، وینبغی أن یغسل الأعضاء کل مرة غسلاً یصل الماء إلی جمیع ما یجب غسله فی الوضوء الخ". (الفتاوی العالمکیریة: ۱/۷، الفصل الثانی فی سنن الوضوء، رشیدیه)

الفصل الثالث فی مستحبات الوضوء و آدابه

(مستحباتِ وضواورآداب کا بیان)

وضو کے لئے کتنا پانی چاہئے؟

سوال [۱۷۸۱]: وضواورغسل میں شرعاً کتنے سیر پانی استعمال کرنا چاہئے؟اوراس سے زائد خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

وضومیں ڈیڑھ سیر غسل میں چارسیر،فتاوی رشیدیہ، ص: ۲۰/(۱) اس سے زائد بلاضرورت اسراف ہے(۲)۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبدمحمودگنگوہی عفااللہ عنہ،معین مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور،۳۰/۸/۶۱ھ۔

الجواب صحیح سعیداحمدغفرلہ،مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور،۳۰/۸/۶۱ھ۔

صحیح:عبداللطیف،۴/شعبان/۶۱ھ۔

---

(۱) (فتاویٰ رشیدیه، ص: ۲۴۵، إداره اسلامیات، لاهور)

(۲) "ثم يفيض الماء على كل بدنه ثلاثاً مستوعباً من الماء المعهود في الشرع للوضوء والغسل، و هو ثمانية أرطال، و قيل: المقصود عدم الإسراف". (الدر المختار). "الأصوب حذف "قيل" لما في الحلية: أنه نقل غير واحد إجماع المسلمين على أن ما يجزى في الوضوء والغسل غير مقدر بمقدار. و ما في ظاهر الرواية من أن أدنى ما يكفي في الغسل صاعٌ وفي الوضوء مدّ، للحديث المتفق عليه: "كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بمد و يغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد". ليس بتقدير لازم، بل هو بيان أدنى القدر المسنون اهـ". (ردالمحتار: ۱/۱۵۸، سعيد)

(و كذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۲، مما يتصل بذلك مسائل، رشيديه) .... =

وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دعاء مانگنا

سوال [۱۷۸۸]: دعاء مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا کیسا ہے؟ وضو کے بعد نگاہ اٹھا کر دعاء مانگیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً:

دعاء کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے (۱)، البتہ وضو کے بعد شہادت وغیرہ پڑھتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

وضوعلی الوضوکونورٌعلی نور کب کہا جائے گا؟

سوال [۱۷۸۹]: باوضواذان دی پھر وضو کرنے سے وضو پر وضو کرنے کی فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں؟ کیونکہ دورکعت نماز پڑھنے کے بعد وضو کرنے سے فضیلت حاصل ہوتی ہے، اسی طرح بغیر نماز پڑھے

= "ومكروهه لطم الوجه بالماء و الإسراف، و منه الزيادة على الثلاث فيه". (الدر المختار).

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "(قوله: والإسراف) بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية لما أخرج ابن ماجة وغيره عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه أن رسول الله مرّ بسعد و هو يتوضأ فقال: "ما هذا السرف"؟ فقال: أفي الوضو إسراف؟ فقال: "نعم! و إن كنت على نهر جار"، حلية". (رد المحتار: ۱/ ۱۳۱، مكروهات الوضوء، سعيد)

(۱) "و يكره أن يرفع بصره إلى السماء لما فيه من ترك الأدب". (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۱۶، فصل فى صفة الأذكار، قديمى)

"عن عقبة بن عامر الجهني -رضى الله تعالىٰ عنه- عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه .... قال عند قوله: "فأحسن الوضوء، ثم رفع نظره إلى السماء". (سنن أبى داؤد، كتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا توضأ، ۱/ ۲۶، امداديه)

(وكذا فى الحصن الحصين، ص: ۱۵۹ مير محمد كتب خانه كراتشى)

(۲) "وزاد فى المنية أيضاً: وأن يقول بعد فراغه: سبحانك اللهم و بحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت استغفرك وأتوب إليك، وأشهد أن محمداً عبدك و رسولك ناظراً إلى السماء". (رد المحتار، مطلب فى بيان ارتقاء الحديث الضعيف إلى مرتبة الحسن: ۱/ ۱۲۸، سعيد)

اذان کے بعد دوبارہ وضوکرنے سے فضیلت وثواب حاصل ہوگا یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً:

پہلی مرتبہ وضوکرنے کے بعد دوبارہ وضوکرنے سے نورٌعلی نور کا ثواب تو حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ ایک وضوسے ایسی عبادت ادا کرلی جائے جس کے لئے وضوشرط ہے اور بغیر وضوادانہیں ہوتی ہے جیسے نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت کرنا، قرآن شریف ہاتھ میں لے کر پڑھنا۔ اگرایک وضوسے ایسی عبادت ادانہیں کی گئی خواہ بالکل کوئی عبادت بھی ادانہ کی گئی ہواور دوبارہ وضوکرلیا جائے یا ایسی عبادت ادا کی گئی ہوجس کے لئے وضوشرط نہیں ہے، بلکہ محض بہتر ہے، بلا وضوبھی ادا ہوسکتی ہے جیسے اذان یا حفظ سے قرآن پاک کی تلاوت یا تسبیح وذکر، تو دوبارہ وضو کرنا نورٌعلی نور کے درجہ میں نہیں آئے گا بلکہ فضول واسراف ہونے کی وجہ سے ممنوع ومکروہ قرار دیا جائے گا:

"والـوضوء عبادة غير مقصودة لذاتها، فإذا لم يؤد به عملاً مما هو المقصودة من شرعيته كـالـصـلوة و سجدة التلاوه و مس المصحف، ينبغي أن لايشرع تكراره قربةً لكونه غير مقصود لذاته، فيكون إسرافاً محضاً". رد المحتار: ١/٨١ (١)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۴/۴/۹۰ھ۔

وضوکا بچاہوا پانی

سوال [۱۷۹۰]: وضوکرنے کے لئے ایک لوٹا پانی جودرمیانِ وضو کے ختم ہوگیا، پھر دوبارہ پانی لیکر وضوتمام کیا تو اس بچے ہوئے پانی کو کھڑا ہوکر پینا بھی مستحب ہوگا یانہیں؟ صرف وہی پانی پینا مستحب ہے جو ابتدائے وضوکے لئے لیا گیا ہواور اسی میں سے بچ رہا ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً:

وضوکا بچا ہوا پانی وہ ہے جو وضوکے تمام ہونے کے بعد بچے، لہذا پہلی مرتبہ لئے ہوئے پانی سے پینا (جب کہ وضو ناتمام رہے اور دوسری مرتبہ پانی لینے کی نوبت آئے) مستحب نہیں اور وضوکا بچا ہوا پانی پینا مطلقاً

---

(١) (رد المحتار: ١/١١٩، مطلب: الوضوء على الوضوء، سعيد)

(و كذا في الحلبي الكبير، ص: ٢٦، في سنن الوضوء، سهيل اكيذمي، لاهور)

(و كذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٨٣، أوصاف الوضوء، قديمي)

مستحب ہے خواہ کھڑا ہوکر پئے یا بیٹھ کر، قال ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: "وأن يشرب بعده من فضل وضوء ه -كماء زمزم- مستقبل القبلة قائماً أو قاعداً، أفاد أنه مخير في هذين الموضعين، وأنه لا كراهة فيهما في الشرب قائماً بخلاف غيرهما، وأن المندوب هنا هو الشرب من فضل الوضوء لا بقيد كونه قائماً اهـ". رد المحتار: ۱/۱۳۳ (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: عبد اللطیف، صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مظاہر علوم۔

وضو کے پانی کو کپڑوں سے پونچھنا

سوال [۱۷۹۱]: وضو کے بعد پانی کا خشک نہ کرنا، بلکہ اسی طرح مسجد میں داخل ہونا، وضو کے پانی کا داڑھی اور ہاتھ وغیرہ سے ٹپکتے رہنا، یہاں تک کہ دورانِ نماز چند رکعات میں اعضاء سے وضو کا پانی ٹپکتا رہتا ہے، یہ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

وضو کے بعد اعضاء کو پونچھنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے، نہ پونچھنا بھی ثابت ہے (۲)، البتہ اس کا خیال چاہئے کہ قطرات سے دوسروں کو اذیت نہ ہو اگرچہ قطرات نجس نہیں، کیونکہ ہر ایک کی طبیعت یکساں نہیں ہوتی، جس چیز کو قطرات لگیں گے وہ چیز بھی نجس نہیں ہوگی (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۸۸/۶/۲۰ھ۔

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۸۸/۶/۲۰ھ۔

---

(۱) (ردالمحتار: ۱/۱۲۹، آداب الوضوء، سعيد)

(وكذا في التاتارخانية: ۱/۱۱۲، آداب الوضو، إدارة القرآن، كراچی)

(و كذا في الحلبي الكبير، ص: ۳۶، مطلب: نهي عن الشرب قائماً، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۲) "(قوله: والتمسح بمنديل) ذكره صاحب المنية في الغسل، و قال في الحلية: و لم أرَ من ذكره غيره، و إنّما وقع الخلاف في الكراهة، ففي الخانية: و لا بأس به للمتوضيء والمغتسل، روى عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أنه كان يفعله، و منهم من كره ذلك، و منهم من كرهه للمتوضي دون المغتسل، والصحيح ما قلنا، إلا أنه ينبغي أن لا يبالغ و لا يستقصي فيبقى أثر الوضوء على أعضائه اهـ". (ردالمحتار: ۱/۱۳۱، مطلب في التمسح بمنديل، سعيد)

(وكذا في فتاویٰ قاضي خان: ۱/۱۵، فصل في الماء المستعمل، رشيديه)

(۳) "(وهو طاهر) ولو من جنب، وهو الظاهر (ليس بطهور)". (الدر المختار، قبيل مطلب مسئلة البئر: ۱/۲۰۰، ۲۰۱، سعيد)

وضو کے بعد منہ پونچھنا

سوال [۱۷۹۲]: وضو کرنے کے بعد کسی رومال سے یا کپڑے سے منہ، ہاتھ، پیر کا پونچھنا افضل ہے یا نہ پونچھنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پونچھنے کے لئے کپڑا پیش کیا گیا آپ نے انکار فرمادیا، اور خود پونچھنا بھی ثابت ہے، اس لئے دونوں باتوں کا اختیار ہے، موسم ومزاج کے اعتبار سے دونوں باتیں درست ہیں (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

لوٹے میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو کرنا

سوال [۱۷۹۳]: لوٹے میں ہاتھ ڈال کر وضو کرنا کیسا ہے جب کہ اس میں مستعمل پانی گرتا ہے، ایسے لوٹے جو نیچے اوپر سے برابر ہوتے ہیں جو آج کل مسجدوں میں پائے جاتے ہیں؟ وضاحت فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ہاتھ ڈال کر وضو کرنا خلافِ احتیاط ہے (۲)۔ فقط۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔



---

(۱) (تقدم تخریجه تحت عنوان: ''وضو کے پانی کو کپڑوں سے پونچھنا'')

(۲) "وسنن الطهارة غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء إذا استيقظ المتوضئ من نومه وفي العناية: (إذا استيقظ المتوضئ) نقل عن شمس الأئمة الكردري أنه شرط حتى إذا لم يستيقظ لايسن غسلهما، وقيل: هو شرط اتفاقي. خص المصنف غسلهما بالمستيقظ تبركاً بلفظ الحديث، والسنة تشمل المستيقظ وغيره، وعليه الأكثرون؛ لأن مالم يتم الواجب إلا به فهو واجب، لكن تركنا الوجوب إلى السنة في الغسل؛ لأنه صلى الله عليه وسلم علل بتوهم النجاسة، وتوهمها لايوجب التنجس الموجب للغسل، فكان دليلاً على التورع والاحتياط". (فتح القدير مع العنايه: ۱/۲۱، كتاب الطهارات، مصطفى البابي الحلبي، مصر)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/۳۸، سنن الوضوء، رشيديه)

(وكذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲٦، فصل في سنن الوضوء، قديمي)

الفصل الرابع فی مکروهات الوضوء
(مکروہاتِ وضو کا بیان)

وضوکرتے ہوئے سلام کا جواب

سوال [۱۷۹۴]: وضوکرتے ہوئے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وضوء کی دعاؤں میں مشغول ہوتو بہتر یہ ہے کہ نہ سلام کرے نہ جواب دے(۱)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

وضوکرتے وقت سلام یابات کرنا

سوال [۱۷۹۵]: اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے کہ وضوکرتے وقت سلام یابات چیت کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

وضوکرتے وقت نہ دنیا کی باتیں کریں، نہ سلام کریں بلکہ وضو کی دعاء پڑھا کریں (۲)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔



---

(۱)"التکلم بکلام الناس، والکراهة تنزیهیة؛ لأنه یشغله عن الأدعیة". (الفقه الإسلامی وأدلته: ۱/۱ ۴۱، المطلب السادس، مکروهات الوضوء، رشیدیه)

(وکذا فی الدرالمختار: ۱/۱۲۶، آداب الوضوء، سعید)

(وکذا فی الفتاویٰ العالمکیریة: ۱/۸، الفصل الثالث فی المستحبات، رشیدیه)

(وکذا فی البحر الرائق: ۱/۵۸، الطهارة، رشیدیه)

(۲) (راجع الحاشیة المتقدمة)

الفصل الخامس فی نواقض الوضوء

(نواقضِ وضوکا بیان)

وضوکرتے ہوئے حدث ہوجائے

سوال [۱۷۹۶]: اگر اثنائے وضومیں حدث لاحق ہوتوما توضأ کااعادہ ضروری ہے یانہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

ضروری ہے: "حدث قد تحقق، فبطل ما غسل قبله"(۱)۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

درمیانِ وضوناقضِ وضوکاتحقق ہونے سے وضوکاحکم

سوال [۱۷۹۷]: ایک شخص وضوکے دوران مثلاً چہرہ اور ہاتھ دھوچکا تھا،اس کے بعدخروجِ ریح،یا خروجِ دم پیش آ گیا،ایسی صورت میں وہ شخص ازسرنو وضوکرے یابغیر اعادہ کے وضومکمل کرے؟ ایک فریق کہتا ہے کہ وضومکمل نہیں ہوگا تو ٹوٹنے کا سوال ہی پیدانہیں ہوتا،لہٰذا بغیرِ اعادہ کے وضومکمل کر کے نماز پڑھ لے،نماز

---

(۱) "سئلت عمن أحدث اثناء وضوئه هل يكفيه إتمامه لذلك الوضوء أويلزمه الاستيناف؟ فالجواب أنه يلزمه الاستيناف كما أفتى به شيخ الإسلام عليّ أفندى، والله أعلم". (الفتاوى الكاملية، ص: ١٠، الطهارة، مكتبه حقانيه)

"لو ضرب يديه فقبل أن بمسح أحدث، لا يجوز المسح بتلك الضربة، كما لو أحدث في الوضوء بعد غسل بعض أعضاء، و به قال السيد أبو شجاع". (الفتاوى العالمكيرية: ٢٦/١، الفصل الأول، رشيديه)

(و كذا فى فتاوى دار العلوم ديوبند: ١٣٠/١، امداديه ملتان)

(و كذا فى غنية المستملى (الحلبى الكبير)، ص: ١٥، سهيل اكيڈمى، لاهور)

(و كذا فى الأشباه والنظائر: ٢/٢، إدارة القرآن، كراچى)

(و كذا فى مراقى الفلاح، ص: ١٢١، كتاب الطهارة، قديمى)

5

درست ہوجائے گی۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ جب نواقضِ وضوکامل وضوکوتوڑسکتا ہےتو دوتین رکن کوبطریقِ اَولیٰ توڑسکتا ہے، نیز اگرعمل مکمل ہونے کے بعد ہی باطل وفاسد ہونے کاحکم صادر کیا جائے تو پھر درمیانِ صلوٰۃ وضو میں کوئی فساد کی صورت پیش آئے تو فاسد و باطل نہ ہونا چاہئے۔ نیز تیمّم میں صرف چہرہ کا تیمّم کیا ہےاور نواقضِ تیمّم میں سےکوئی چیز پیش آ گئی اس کاحکم کیا ہوگا؟

ہردوفریق قیاس سےکام لے رہے ہیں جواب باحوالہ عنایت فرمائیں تو احسان ہوگا۔

الجواب حامداًومصلیاً:

وضومکمل کرنے سے پہلے اگر ناقضِ وضوپیش آ جائے تو جن اجزائے وضوکو پہلے ادا کر چکا ہےان کا بھی نقض ہوگیا، از سرِنو وضو کرنا ضروری ہے۔ یہ مسئلہ صریحہ جزئیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، شامی، الاشباہ والنظائر وغیرہ میں موجود ہے(۱)۔ قیاس کرنے کی ضرورت ہی نہیں، تتبع کی ضرورت ہے، ماشاءاللہ کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں، تلاش کرلیں۔ یہی حکم تیمّم کا ہے، تیمّم کی الشرط السادس کے ذیل میں مراقی الفلاح میں جزئیہ دیکھیں(۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

املاہ العبدمحمودغفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱/۵/۱۴۰۶ھ۔

کھجلی کےدانوں کے پانی کاحکم

سوال [۱۷۹۸]: کھجلی کےدانوں سےبعض اوقات مسلسل پانی بہتا ہےوہ نجس ہے یا پاک؟ اور جس کپڑے پر وہ لگے وہ ناپاک قرار پائے گا یا نہ؟ اوراس پانی کے نکلنے سے جو پتلا پتلا نکلا کرتا ہے ناقضِ وضو ہے یا نہ؟

---

(۱) (راجع، ص: ۶۰، رقم الحاشیۃ: ۱)

(۲) "حتی لو أحدث بعد الضرب أوإصابۃ التراب فمسحہ .... علی مااختارہ شمس الأئمۃ، لایجوز لجعلہ الضرب رکناً، کما لو أحدث بعد غسل عضو (علی مااختارہ شمس الأئمۃ الحلوانی) وھو قول السید أبی شجاع، وصححہ صاحب الخلاصۃ". (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۲۱، کتاب الطھارۃ، قدیمی)

الجواب حامداً ومصلياً:

اگر وہ پانی اپنی جگہ سے بہہ جائے تو ناقض وضو بھی ہے(۱) اور جس کپڑے پر لگ جائے وہ بھی نجس ہوجائے گا(۲)۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

خروجِ ریح ناقض وضو کیوں ہے؟

سوال [۱۷۹۹]: مسئلہ یہ ہے کہ اگر وضو بوجہ ہوا خارج ہونے کے ٹوٹ جائے تو استنجا کے سوا وضو کرے، اس کی کیا وجہ ہے، جہاں سے گندی ہوا خارج ہو اس کو تو دھویا نہ جائے اس کے علاوہ اور وضو کرلیا جائے؟ فقط۔

الجواب حامداً ومصلياً:

اس کی وجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائی، صرف وضو کا حکم دیا ہے(۳)، کس کی

---

(۱) "بخلاف نحو الدم والقيح، ولذا أطلقوا في الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء، ولم يشترطوا سوى التجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير". (ردالمحتار: ۱/۱۴۸، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، سعيد)

"والمعاني الناقضة للوضوء كل ما خرج من السبيلين والدم والقيح والصديد إذا خرج من بدن فتجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير". (القدوری، ص: ۲، نواقض الوضوء، سعيد)

(و كذا في البحر الرائق: ۱/۵۹، مكتبه رشيديه)

(وكذا في غنية المستملي (الحلبي الكبير)، ص: ۱۲۷، نواقض الوضوء، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۲) "كل مايخرج من بدن الإنسان مايوجب خروجه الوضوء أو الغسل، فهو مغلّظ .... فإذا أصاب الثوب أكثر من قدر الدرهم، يمنع جواز الصلوٰة، كذا في المحيط". (الفتاویٰ العالمكيرية: ۱/۴۶، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، رشيديه)

(۳) "عن علي بن طلق -رضي الله تعالیٰ عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا فسا أحدكم، فليتوضأ". الحديث. (مشكوٰة المصابيح، ص: ۴۰، باب مايوجب الوضوء، الفصل الثاني، قديمی)

(وسنن أبي داؤد: ۱/۲۷، باب فيمن يحدث في الصلوٰة، سعيد)

جرأت ہے جو اس کی وجہ دریافت کرے، یہ امر تعبدی ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور۔

الجواب صحیح: عبد اللطیف، مفتی مدرسہ ہذا، سعید احمد غفرلہ، یکم/ ذیقعدہ/ ۵۷ھ۔

ریح کا اخراج بہ ہیئتِ سجدہ

سوال [۱۸۰۰]: ایک شخص کو ریاح کا مرض ہے، اکثر سجدہ میں اس کا زور ہوتا ہے، بعض اوقات کھڑے، بیٹھے یا دوسری حالت میں ریح نہیں خارج ہوتی جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے، خصوصاً نماز میں بے چینی کہ جب سجدہ میں جاتا ہے زور ہوتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس حالت میں خارجِ نماز سجدہ کی ہیئت بنا کر ریح خارج کر سکتا ہے اور اگر قریب میں دوسری جگہ نہ ہو کہ وہاں جا کر ایسا کرے تو مسجد میں کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا شکل اختیار کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس ہیئت سے ریح کا اخراج ہو کر اس کو سہولت حاصل ہو سکتی ہو شرعاً اجازت ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۸/ ۵/ ۹۲ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۹/ ۵/ ۹۲ھ۔

کس کس سہارے سونے سے وضو ٹوٹتا ہے؟

سوال [۱۸۰۱]: ۱...... دوزانو بیٹھا ہوا ہے اور کہنیوں کا سہارا زانو پر دے کر سو رہا ہے وضو کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) "لأن غسل غير موضع الإصابة أمر تعبدي، فيقتصر على مورد الشرع". (الهداية: ۱/ ۲۳، نواقض الوضوء، شركة علمية)

(۲) البتہ مسجد میں ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ شدید مجبوری میں معذور سمجھا جائے گا: "(ولا البول) و كذا لا يخرج فيه (في المسجد) الريح من الدبر كما في الأشباه، واختلف فيه السلف؛ فقيل: لا بأس، وقيل: يخرج إذا احتاج إليه، و هو الأصح، حموي عن شرح الجامع الصغير للتمرتاشي". (رد المحتار: ۱/ ۶۵۶، مطلب في أحكام المسجد، سعيد)

۲...... دوزانو بیٹھ کر دونوں پیر ایک طرف نکال دیئے ہیں ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر سہارا لے کر سو گیا ہے، کیا حکم ہے وضو کا؟

۳...... چہارزانو بیٹھ کر دونوں کہنیوں کو زانو پر رکھ کر ان کے سہارے سے سو رہا ہے، وضو رہا یا نہیں؟

۴...... چہارزانو بیٹھ کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر ان سے سہارا لے کر سو گیا ہے، وضو کا کیا حکم ہے؟

۵...... دونوں گھٹنے کھڑے کر کے دونوں بازو سے گھٹنوں کو حلقہ میں لیکر سو گیا ہے وضو ٹوٹا یا نہیں؟

۶...... سہارے سے کیا مراد ہے بدن، عضو، ہاتھوں یا کہنیوں کا سہارا یا کسی دوسری چیز کا سہارا؟

۷...... کس سہارے سے وضو ٹوٹے گا کس سہارے سے نہیں ٹوٹے گا؟ فقط۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

"وينقضه حكماً نومٌ يزيل مسكة: أي قوة الماسكة بحيث تزول مقعدته من الأرض، وهو النوم على أحد جنبيه أو وركيه أو قفاه أو وجهه، وإلا يزول مسكة، لا ينقض وإن تعمده في الصلوة أو غيرها على المختار، كالنوم قاعداً، ولو مستنداً إلى ما لو أزيل لسقط على المذهب، وساجداً أو محتبياً ورأسه على ركبتيه أو شبه المنكب الخ". در مختار: ۱/۹۵(۱)۔

۱...... یہ صورت ناقضِ وضو نہیں۔

۲...... یہ صورت بھی ناقضِ وضو نہیں۔

۳...... اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

۴...... اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۵...... اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۶...... سہارا کس عبارت میں ہے جس کا مطلب دریافت کرنا ہے وہ عبارت لکھئے۔

---

(۱)(الدر المختار: ۱/۱۴۱، مطلب في نواقض الوضوء، سعيد)

(وكذا في تبيين الحقائق: ۱/۵۲، نواقض الوضوء، دار الكتب العلمية، بيروت)

(وكذا مجمع الأنهر: ۱/۳۵، نواقض الوضوء، دارإحياء التراث العربي، بيروت)

۷..... پانچ صورتوں کا حکم تو معلوم ہو گیا ان کے علاوہ جو کچھ دریافت کرنا ہو اس کی صورت تحریر کریں۔

فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

ناک کی ریزش سے وضو

سوال [۱۸۰۲]: ناک کی ریزش میں کوئی چیز منجمد آتی ہے جو پیپ کا سا رنگ رکھتی ہے تو کیا اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریزش میں انجماد ہو گیا اور سڑ گئی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر محض ریزش منجمد ہو گئی تو وہ ناقض وضو نہیں (۱) اگر پیپ ہے تو وہ ناقضِ وضو ہے، کسی طبیب حاذق سے تحقیق کر لی جائے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی۔

الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مظاہر علوم، صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم، ۲۶/۲/۶۴ھ۔

کان سے نکلا ہوا گندہ پانی ناقضِ وضو ہے

سوال [۱۸۰۳]: زید کو تقریباً دس سال کے عرصہ سے اب تک- جب کہ عمر بیس سال کی ہو چکی ہے- کان سے گندا پانی نکلتا ہے اور کبھی کبھی سال میں درد بھی ایک دوروز کے لئے ہو جاتا ہے لیکن پانی ہمیشہ نکلتا رہتا ہے تو اس سے اس کا وضوٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اسے معذور قرار دیا جائے گا یا نہیں؟ کیونکہ وہ پنج وقتہ امامت بھی کرتا ہے تو اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ وضو کرتے وقت کان کو اچھی طرح سے صاف کر لیتا ہے، گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد روئی اگر کان میں نہیں رکھتا ہے تو کان سے گندا پانی نکل آتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) "الرجل إذا استنثر فخرج من أنفه علق قدر العدسة، لا ينقض الوضوء، كذا في الخلاصة". (الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۱۱، نواقض الوضوء، رشيديه)

(وكذا في التاتارخانية: ۱/۱۲۷، نواقض الوضوء، إدارة القرآن، كراچی)

(۲) "نعم إذا علم أنه صديد أو قيح من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء أو علامة تغلب على ظن المبتلىٰ يجب". (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۸۸، قديمي)

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو گندہ پانی کان سے نکلتا ہے اور درد بھی کان میں کبھی کبھی ہوتا ہے وہ ناقضِ وضو ہے، اگر وہ شرعاً معذور ہے تو اس کی امامت درست نہیں، اگر غیر معذور ہے یعنی اس کو اتنا وقت ملتا ہے کہ باوضو نماز شروع کرے اور بغیر پانی نکلے نماز ادا کرے تو نماز امام اور مقتدیوں کی سب کی درست ہوگی۔ کبیری (١)، شامی (٢) اورعالمگیری (٣) میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ٣/٣/٩٣ھ۔

کیا شراب ناقضِ وضو ہے؟

سوال [١٨٠٤]: ١...... ایک شخص کا وضو ہے، وضو کی حالت میں اس نے شراب پی لی تو کیا شراب پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

٢...... اگر ایک شخص نے اتنی شراب پی کہ نشہ نہ ہوا اور وہ بے ہوش نہ ہوا تو کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

خواجہ عامر حسین عفی عنہ، محلّہ شاہ ولایت سہارنپور۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

١...... محض شراب پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نشہ نہ ہو (٤)، البتہ منہ ناپاک ہوجاتا ہے کہ شراب

(١) " كل مايخرج من علة من أىّ موضع كان كالأذن والثدى والسرة ونحوها، فإنه ناقض على الأصح؛ لأنه صديد". (الحلبي الكبير، ص: ١٣٣، فصل في نواقض الوضوء، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(٢) "لا ينقض لو خرج من أذنه ونحوها كعينه وثديه قيحٌ ونحوه كصديد وماء سرة وعين لا بوجع، وإن خرج به: أى بوجع نقض؛ لأنه دليل الجرح الخ". (الدرالمختار، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف اهـ: ١/١٤٧، سعيد)

(٣) "الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة والعسرة والثدى والعين والأذن لعلّة سواء على الأصح، كذا في الزاهدى. ولو صب دهناً في أذنه، فمكث في دماغه، ثم سال من أذنه ومن أنفه، لا ينقض الوضوء". (الفتاوىٰ العالمكيرية: ١/١٠، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، رشيديه)

(٤) "(و ينقضه إغماء الخ) (و سكر) هو حالة تعرض للإنسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة=

نجس ہے اور اس کا پینا حرام ہے(۱)۔

۲.....اگر ایسی حالت میں نماز پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی۔

تنبیہ : حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص شراب پئے اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی، پھر اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی، پھر شراب پئے تو پھر چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اہلِ دوزخ کی پیپ پلائیں گے(۲)۔

نیز شراب پینے والے پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے(۳) اور بھی مختلف وعیدیں آئی ہیں۔اس

= من الخمر ونحوه، فيتعطل معه العقل المميّز بين الأمور الحسنة والقبيحة الخ". (رد المحتار: ۱/۱۴۴، نواقض الوضوء، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۲، نواقض الوضوء، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/۶۷، نواقض الوضوء، رشيديه)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۱۴۰، نواقض الوضوء، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۱) قال الله تعالىٰ: ﴿يأيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر الأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه﴾ الآية (المائده: ۹۰، پ:۷)

(۲) "عن عبدالله بن عمر -رضي الله تعالىٰ عنهما- قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من شرب الخمر، لم يقبل الله له صلوةً أربعين صباحاً، فإن تاب تاب الله عليه، فإن عاد لم يقبل الله له صلوةً أربعين صباحاً، فإن تاب تاب الله عليه، فإن عاد في الرابعة لم يقبل الله له صلوةً أربعين صباحاً، فإن تاب لم يتب الله عليه وسقاه من نهر الخبال". رواه الترمذي ورواه النسائي وابن ماجة والدارمي عن عبدالله بن عمر". (مشكوة المصابيح: ۲/۳۱۷، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها، قديمي)

"عن ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام، ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يُدمِنُها، لم يتب، لم يشربها في الآخرة". رواه مسلم. "عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه أن رجلاً قدم من اليمن فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بأرضهم من الذّرة، يقال له: المزر، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أومسكر هو"؟ قال: نعم قال: "كل مسكر حرام، إن على الله عهداً لمن يشرب المسكر أن يسقيه من طينة الخبال". قالوا: يارسول الله! وماطينة الخبال؟ قال: "عرق أهل النار أو عصارة أهل النار". رواه مسلم". (مشكوة المصابيح: ۲/۳۱۷، باب بيان الخمر ووعيد شاربها، قديمي)

(۳) "عن عبدالله بن عبدالله بن عمر، عن ابيه، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لعن الله الخمر، ولعن شاربها وساقيها، وعاصرها ومعتصرها، وبائعها ومبتاعها، وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثمنها"......=

لئے شراب سے حد درجہ دور رہنا لازم ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور، ۳۰/ جمادی الاولیٰ/ ۶۹ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔

گالی دینا ناقض وضو نہیں

سوال [۱۸۰۵]: وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص گالیاں وغیرہ دیدے تو پھر اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یعنی اس کا سابقہ وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

گالیاں دینے کا گناہ ہوگا مگر یہ ناقضِ وضو نہیں، البتہ وضو کرلینا مستحب ہے(۱)۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴/ ۸/ ۸۹ھ۔

تاش ناقضِ وضو نہیں

سوال [۱۸۰۶]: ایک شخص خوب تاش کھیلتا ہے، اذان ہونے پر نماز میں شریک ہوجاتا ہے، وضو نہیں کرتا، کہتا ہے کہ میرا وضو قائم ہے۔کیا تاش کھیلتے رہنے سے وضو رہ جاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

تاش کھلینا منع ہے مگر یہ ناقضِ وضو نہیں جیسے کہ اور بہت سے گناہ ہیں، گناہ ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا ضروری ہے اگرچہ نماز ادا ہوجائے گی (۲)۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴/ ۱/ ۹۰ھ۔

= (مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۲/ ۲۲۹، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما، دار إحياء التراث العربي)

(۱) "والقسم الثالث: وضوء مندوب .... بعد كلام غيبة و كذب و نميمة و بعد كل خطيئة وإنشاد شعر الخ". (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۸۴، الوضوء على ثلاثة أقسام، قديمي)

(و كذا في الفتاویٰ العالمكيرية: ۱/ ۹، مستحبات الوضوء، رشيديه)

(۲) لیکن وضو کرنا مستحب ہے: (كما تقدم تخريجه في الحاشية المتقدمة)

محض سوزش ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟

سوال [۱۸۰۷]: احمد نامی ایک شخص کے تمام اعضاء کمزور ہیں اور مرضِ احتلام وجریان کا عرصہ سے شکار ہے، اکثر خیالاتِ فاسدہ آتے رہتے ہیں اور کسی بھی چیز کے دیکھنے پر شہوانی خیالات ابھر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے عضوِ مخصوص میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے، بغیر پیشاب کے حاجت معلوم ہوتی ہے یا عضو میں سوزش ہوتی ہے۔ کیا اس سے وضوٹوٹ جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

محض سوزش یا پیشاب کی حاجت محسوس ہونے سے وضو ساقط نہیں ہوگا جب تک کسی چیز کا خروج نہ ہو(۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

انجکشن سے خون لینا کیا ناقضِ وضو ہے؟

سوال [۱۸۰۸]: ناچیز نمازِ عصر کے بعد باوضو تھا، اسی دوران ہسپتال میں ایک جاں بلب بیمار کو خون کی ضرورت پڑی، ناچیز نے اسے اپنا خون دیا، ہسپتال سے سیدھا واپس آکر نمازِ مغرب تیار تھی، باوضو ہونے کے خیال سے نماز میں امامت کے بعد میں نے ایک مولوی صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی، جب کہ دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ خون ایک رگ سے بذریعہ سوئی اور نالی بوتل میں بھرا اور اسی صورت میں دوسرے بیمار کی رگ کے ذریعہ اس کے جسم میں منتقل کیا گیا ہے، ایک قطرہ بھی گرا نہیں، اس لئے خون بہنے کا مسئلہ نہیں رہا، لہٰذا نماز ہوگئی۔

---

(۱) "فی الخلاصة :و لو نزل البول إلی قصبة الذکر لا ینقض ؛لأنه من الباطن". (التاتارخانیة : ۱/۱۲۳، إدارة القرآن، کراچی)

(و کذا فی الفتاوی العالمکیریة : ۱/۹، الفصل الخامس نواقض الوضوء، رشیدیه)

(و کذا فی النهر الفائق : ۱/۵۱، نواقض الوضوء، مکتبه امدادیه ملتان)

(و کذا فی خلاصة الفتاوی : ۱/۱۶، الفصل الثالث فی الوضوء، امجد اکیڈمی، لاهور)

الجواب حامداً ومصلیاً:

خون اگرچہ زمین پرنہیں گرا، لیکن اگر نالی اور بوتل نہ ہوتی جس میں خون لیا گیا ہے بلکہ بذریعہ سوئی ایسے ہی نکالا جاتا تو ضرور بہہ کر زمین پر گر جاتا جیسے جونک لگادی جائے اور وہ خون چوس لے جو اس کے پیٹ میں چلا جائے، زمین پر ایک قطرہ بھی نہ گرے تو وہ فقہاء کے نزدیک ناقضِ وضو ہے، اسی طرح صورتِ مسئولہ میں بھی ناقضِ وضو ہے، اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔ مراقی الفلاح، ص:۵۲ میں ہے:

"وينقض الوضوء نجاسة سائلة من غيرهما: أي السبيلين لقوله عليه الصلوة والسلام: "الوضوء من كل دم سائل"۔

علامہ طحطاوی نے لکھا ہے:"والمراد أن تتجاوزولو بالعصر، وما شأنه أن يتجاوز لولا المانع، كما لو مصت علقةٌ فامتلأت بحيث لو شقّت لسال من الدم، كذا في حلبي"(۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

پنڈلی، سینہ وغیرہ سے خون نکلنا

سوال [۱۸۰۹]: اعضائے وضو کے علاوہ بدن کے دیگر اعضاء مثلاً: پنڈلی، سینہ وغیرہ سے اگر خون یا پیپ نکل کر بہہ پڑے تو وضوٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اعضائے وضو کے علاوہ سینہ پنڈلی وغیرہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے تب بھی وضوٹوٹ جائے گا(۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۳/۳/۲ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۳/۳/۲ھ۔

---

(۱) (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۸۷، فصل نواقض الوضوء، قديمی)

"وكذا ينقضه علقة مصّت عضواً وامتلأت من الدم". (الدرالمختار). "وقال: لأنها لو شقت يخرج منها دم سائل". (ردالمحتار: ۱۳۹/۱، نواقض الوضوء، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱۱/۱، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، رشيديه)

(۲) "بخلاف نحو الدم والقيح، ولذا أطلقو في الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء، ولم يشترطوا سوى التجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير". (ردالمحتار: ۱۴۸/۱، =

سجدہ میں کونسی ہیئتِ نوم ناقض وضوء ہے؟

سوال [۱۸۱۰]: سجدہ کی حالت میں کہنی زمین پر ہو یا گھٹنے پر ہو اور نیند آجائے تو وضو رہے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کہنی زمین پر ٹیک کر اور پیٹ کو رانوں سے لگا کر سونے سے وضو باقی نہیں رہے گا (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۱/۲۸ھ۔

جو پانی ناپاک نکلے وہ ناقضِ وضوء ہے

سوال [۱۸۱۱]: ہندہ کے آگے کی راہ سے رینٹ کی طرح پانی آتا ہے تو آیا وہ پانی پاک ہے یا ناپاک، اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

= کتاب الطهارة، مطلب فی ندب مراعاة الخلاف إذا لم یرتکب مکروه مذهبه، سعید)

"والمعانی الناقضة للوضوء کل ما خرج من السبلین والدم والقیح والصدید إذا خرج من بدن، فتجاوز إلی موضع یلحقه حکم التطهیر". (القدوری، ص: ٦، نواقض الوضوء، سعید)

(وکذا فی البحر الرائق: ۱/۵۹، رشیدیه)

(وکذا فی غنیة المستملی (الحلبی الکبیر)، ص: ۱۲۷، نواقض الوضوء، سهیل اکیڈمی، لاهور)

(۱) "والهیئة المسنونة بأن یکون رافعاً بطنه عن فخذیه مجافیاً عضدیه عن جنبه، کما فی البحر. قال ط: والهیئة المسنونة فی حق الرجل لاالمرأة .... النقض فی مسئلة الذخیرة لارتفاع المقعدة وزوال التمکن، وإذا نقض فی التربع مع أنه أشد تمکناً، فالوجه الصحیح النقض ههنا، ثم أیده بما فی الکفایة عن المبسوطین من أنه لونام قاعداً ووضع إلیته علی عقبیه، وصار شبه المنکب علی وجهه، قال أبو یوسف: علیه الوضوء". (رد المحتار: ۱/۱۴۱، ۱۴۲، نواقض الوضوء، سعید)

"فإنه یشترط أن یکون علی الهیئة المسنونة له بأن یکون رافعاً بطنه عن فخذیه مجافیاً عضدیه عن جنبیه .... وإن سجد علی غیر هذه الهیئة، انتقض وضوءه". (الفتاویٰ العالمکیریة: ۱/۱۲، الفصل الخامس، ومنها النوم، رشیدیه)

الجواب حامداً ومصلیاً:

وہ پانی ناپاک ہے، ناقضِ وضو ہے(۱)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

عورت کی فرج سے رطوبت نکلے اور وہاں کپڑا رکھ لیا جائے

سوال [۱۸۱۲]: عورت کی پیشاب گاہ سے وقتاً فوقتاً ناپاک رطوبت نکلتی رہتی ہے، بعض اوقات اتنی بھی مہلت نہیں ملتی کہ پوری نماز ادا کی جائے۔ ایسی صورت میں کپڑا اندر رکھ لیا جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کپڑا اندر رکھنے سے اگر نجاست وہیں رک گئی باہر نہیں نکلی تو وضو باقی ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے۔ اگر اندرونی حصہ (فرجِ داخل) میں وضو کی حالت میں کپڑا رکھ کر بالکل غائب کر دیا تو وضو ٹوٹ جائے گا (۲) اور کچھ اندر رہا اور کچھ باہر رہا بالکل غائب نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا جب کہ رطوبت باہر کے حصہ تک نہ پہونچی ہو (۳)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۴/ ۷/ ۸۹ھ۔

---

(۱) "وینقضه خروج کل خارج نجس منه: أی من المتوضئ الحی معتاداً أولا، من السبیلین أولا، إلی مایطهر". (الدر المختار: ۱/ ۱۳۴، مطلب: نواقض الوضوء، سعید)

(وكذا فی الفتاوی العالمكیریة: ۱/ ۹، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، رشیدیه)

(وكذا فی فتح القدیر: ۱/ ۳۷، فصل فی نواقض الوضوء، مصطفی البابی الحلبی بمصر)

(۲) "فإن غیبها أو أدخلها عند الاستنجاء، بطل الوضوء وصومه". (الدرالمختار). قال الشامی: "(قوله: فإن غیبها) قال فی شرح المنیة: وكل شئی غیبه ثم خرج، ینقض وإن لم یكن علیه بلّة؛ لأنه التحق بما فی البطن، ولذا یفسد الصوم، بخلاف ماإذا كان طرفه خارجاً. وفی شرح الشیخ إسماعیل عن الینابیع: وكل شئی غیبه فی دبره، ثم أخرجه أو خرج بنفسه، ینقض الوضوء والصوم، وكل شئی أدخل بعضه وطرفه خارج لاینقضها، انتهی". (ردالمحتار: ۱/ ۱۴۹، كتاب الطهارة، مطلب فی ندب مراعاة إذا لم یرتكب مكروه مذهبه، سعید)

(۳) قال ابن النجیم: "وفی البدائع: ولو احتشت فی الفرج الداخل، ونفذت البلّة إلی الجانب الآخر، فإن كانت القطنة عالیةً أم محاذیةً لحرف الفرج، كان حدثاً لوجود الخروج، وإن كانت القطنة متسفلةً عنه لا ینقض لعدم الخروج الخ". (البحر الرائق: ۱/ ۲۰، نواقض الوضوء، رشیدیه) .... =

نزلہ، زکام کے قطرات نجس نہیں

سوال [۱۸۱۳]: نزلہ کی شکایت مجھے عموماً رہتی ہے دورانِ مرض نماز میں خصوصاً رکوع وسجدہ کے دوران، عموماً ناک سے اور کبھی آنکھوں سے بھی کپڑوں اور مسجد میں نزلہ، زکام کا پانی گرتا رہتا ہے، اس بارے میں فتویٰ دیں۔

الجواب، حامداًومصلیاً:

ایسی حالت میں رومال یا تولیہ سامنے رکھ لیا جائے، تاکہ ناک سے جو نزلہ کے قطرات گریں وہ فرشِ مسجد پر نہ گریں اگرچہ نزلہ کے قطرات گرنے سے وضو یا نماز میں نقصان نہیں آتا(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/ ۶/ ۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/ ۶/ ۸۸ھ۔

قہقہہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال [۱۸۱۴]: رکوع، سجدہ والی نماز میں بالغ مرد کے قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، حالانکہ نماز میں ہنسی کا واقعہ عملاً شاید ظہور پذیر ہوتا ہو، میرے علم میں تو ایسا واقعہ پیش نہیں آیا ہے۔ پھر یہ کہ اس صورت میں کسی چیز کا جسم سے اخراج بھی نہیں ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ جائے، اس طرح یہ ایک غیر عقلی بات ہے، اس لئے لامحالہ اس کے لئے کوئی نص ہونی چاہئے جب ہی یہ امر لائقِ اتباع ہوسکتا ہے۔

= (وکذا فی الفتاوی العالمکیریة: ۱/ ۱۰، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، رشیدیه)

(و کذا فی الدر المختار: ۱/ ۱۴۸، نواقض الوضوء، سعید)

(۱) "فأما الإنسان فإن ما یخرج منه علی ثلاثة أقسام: قسم منه طاهر و بخروجه لا ینتقض الوضوء، وإن أصاب شیئاً لا ینجسه، و هو عشرة أشیاء: وسخ الأذن و دموع العین والمخاط والبزاق الخ". (النتف فی الفتاویٰ، ص: ۲۶، ما یخرج من الإنسان، سعید)

(وکذا فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۲۳، قدیمی)

(و کذا فی البدائع: ۱/ ۳۶۲، مطلب: نجاسة منی، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(وکذا فی البحر الرائق: ۱/ ۱۷۴، کتاب الطهارة، رشیدیه)

الجواب حامداًومصلیاً:

اس مسئلہ سے متعلق متعدد صحابہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں، امام زیلعی نے نصب الرایہ ج:۱،ص:۴۷ سے،ص:۵۰ تک ان کو سند کے ساتھ روایت کیا ہے(۱)،مراسیل ان کے علاوہ ہیں جو،ص:۵۴ تک ہیں۔جن صحابہ کرام نے مرفوعاً احادیث نقل کی ہیں ان کے اسماء یہ ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت أبو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عمران بن الحصین، حضرت ابوالملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

نیز اس مسئلہ پر مستقل رسالہ ہے جس کا نام السهسهة في نقض الوضوء بالقهقهة (۲)۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۵/۱۱/۹۵ھ۔

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقضِ وضو نہیں

سوال [۱۸۱۵]: ایک عورت وضو کرکے نماز کے لئے کھڑی ہونے والی تھی کہ اس کے بچہ نے پاخانہ کردیا، اس کو صاف کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ نماز پڑھ لوں، مگر ایک مولوی جی نے کہا کہ تمہارا وضو ختم ہوگیا۔ تو کیا اس صورت میں وضو ختم ہوگیا یا باقی رہا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقض وضو نہیں اسی وضو سے بلا تکلف نماز درست ہے(۳)۔فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) "ومن جملة مارواه "روى أن أعمى تردّى في بئر .... والنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلي بأصحابه، فضحك بعض من كان يصلي معه -عليه الصلوة والسلام- فأمر النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "من كان ضحك منهم أن يعيد الوضوء، ويعيد الصلوة". (نصب الراية، فصل في نواقض الوضوء: ۱/۹۵، ۹۶، مكتبه حقانيه، پشاور)

(و كذا في بدائع الصنائع: ۱/۲۵۵، فصل: وأما بيان ما ينقض الوضوء الخ، دارالكتب العلميه، بيروت)

(وكذا في غنية المستملي، ص: ۱۴۱، فصل في نواقض الوضوء، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۲)(مجموعة رسائل اللكنوي: ۳/۵، السهسهة في نقض الوضوء بالقهقهة، إدارة القرآن، كراچی)

(۳) گندگی کا اٹھا کر گرانا وغیرہ ناقض وضو نہیں بلکہ خروج ناقض وضو ہے۔

الفصل السادس فی متفرقات الوضوء

وضو کرتے وقت اور بیت الخلا میں دخول کے وقت تعوذ کا حکم

سوال [۱۸۱٦]: تجوید مبتدی میں لکھا ہے کہ تعوذ قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مکروہ ومنع ہے اور علامہ تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی سائل کو جواب دیتے ہوئے وضو کرتے وقت تعوذ اور بسم اللہ کو جمع کرکے پڑھنے کو افضل لکھا ہے۔ تو کیا وضو کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ تعوذ کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے؟ علامہ تھانویؒ کا جواب تجوید مبتدی کی عبارت کے خلاف پڑتا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً:

قرآن پاک کے علاوہ کسی اَور کتاب کو شروع کرتے وقت ''اعوذ'' نہ پڑھا جائے (۱) (قرآن پاک) پڑھنے کے علاوہ دوسرے بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے شروع میں اعوذ پڑھا جاتا ہے جیسے وضو کرتے وقت (۲) اور بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے: "اللهم إني أعوذبك من الخبث والخبائث" الدر المختار (۳) وغیرہ۔ دونوں عبارتوں میں کوئی تعارض نہیں (۴)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) "ولا يتعوّذ التلميذ إذا قرأ على أستاذه، ذخيره: أي لايسن". (الدر المختار). "وكذا إذا تكلم بغير ماهو من القرآن فلا يسن بالأولى". (ردالمحتار، آداب الصلوة: ۱/۴۸۹، سعيد)

(۲) "وقيل: الأفضل "بسم الله الرحمن الرحيم" بعد التعوذ (أي عند الاستنجاء والوضوء) و في المجتبیٰ: يجمع بينهما اهـ. و في شرح الهداية للعيني: المروى عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم "باسم الله والحمد لله"، رواه الطبراني في الصغير عن أبي هريرة بإسناد حسن". (ردالمحتار: ۱/۱۰۹، سنن الوضوء، سعيد)

(وكذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٦٧، سنن الوضوء، قديمي)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۲۱، سنن الوضوء، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۳) "عن أنس رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء يقول: "أللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث". متفق عليه". (مشكوٰة المصابيح، ص: ۴۲، باب آداب الخلاء، قديمي)

(۴) "فكلام الذخيرة في التعوذ قبل الكلام، لافي غيره من الأفعال، فلا ينافي استنانه قبل الخلاء". =

وضو میں پَیر کھڑے ہوکر دھونا

سوال [۱۸۱۷]: بیٹھے ہوئے وضو کرکے اور کھڑے ہوکر پیر دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر بیٹھ کر پاؤں دھونے میں دقت ہو یا کھڑا ہوکر مائے مستعمل سے حفاظت ہوتی ہو تو کھڑے ہوکر پاؤں دھونے میں مضائقہ نہیں، بلکہ مائے مستعمل سے تحفظ کے لئے کھڑے ہوکر پاؤں دھونا بہتر ہے:

آداب الوضو: "الجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الغسالة، المراد حفظ الثیاب عن الماء المستعمل، کما ذکره الکمال: لا یقیّد الجلوس فی مکان مرتفع اھ" . ص: ٤٤(١)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

پَیر کی انگلی اور انگوٹھے سے مسواک پکڑنا

سوال [۱۸۱۸]: وضو کے وقت مسواک کرنے کے بعد مسواک کو پیر کے انگوٹھے اور اس کے بعد کی انگلی کے درمیان دبا لینے کو مسنون کہتے ہیں۔ اس کی سند ہے یا نہیں، اگر ہے تو کہاں ہے؟

محمد عبدالقدوس رومی، مدرسہ قرآنیہ حسن منزل، الہ آباد۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

میں نے اس کا مسنون ہونا کہیں نہیں دیکھا جو لوگ مسنون کہتے ہیں ان سے ہی سند دریافت کی جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور، ۵/صفر المظفر /۷۱ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۷/صفر المظفر /۷۱ھ۔

= (ردالمحتار، فصل: ۱/ ۴۸۹، سعید)

(۱) "والجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل. وعبارة الکمال: و حفظ ثیابه من التقاطر =

5

وضو کے بعد لوٹا سیدھا رکھا جائے یا اوندھا؟

سوال [۱۸۲۹]: وضو کرنے کے بعد لوٹا پلٹ کر رکھنے کا طریقہ انسب ہے یا سیدھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

گرد وغبار گرنے، یا کسی جانور کے بیٹ کرنے، یا کسی کتے وغیرہ کے منہ ڈال کر ناپاک کرنے کا اندیشہ ہو تو الٹ کر رکھ دینا چاہئے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۲/۲۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۲/۲۸ھ۔



= و هیٔ أشمل". (الدر المختار: ۱۲۷/۱، آداب الوضوء، سعید)

(و کذا فی الفتاوی العالمکیریة: ۹/۱، الفصل الثالث فی المستحبات، رشیدیه)

(۱) "عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: "أغلق بابک واذکر اسم الله، و خمّر إناءک و لو بعود و تعرضه علیه، واذکر اسم الله وأوْکِ سقاءک واذکر اسم الله". (سنن أبی داؤد: ۱۲۸/۲، فی إیکاء الآنیة، امدادیة)

باب الغسل

الفصل الأول فی فرائض الغسل

(فرائضِ غسل کا بیان)

غسل میں غرارہ کا حکم

سوال [۱۸۲۰]: اگر کسی شخص کو نہانے کی حاجت ہو جاوے اور وہ وضو اور غسل کر کے نماز پڑھے لیکن غرارہ نہ کرے تو کیا اس کی نماز اور غسل صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

غرارہ کرنا غسل میں معتمد قول پر واجب نہیں، لہذا صورتِ مسئولہ میں فرضِ غسل ادا ہو گیا اگر چہ سنت ادا نہیں ہوئی اور نماز اس غسل سے صحیح ہے: "قوله: غسل الفم والأنف: أی بدون مبالغة فيهما، فإنها سنة فيه (أی فی الغسل) علی المعتمد". طحطاوی (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۲/۱۱/۵۴ھ۔

صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف، مظاہر علوم، ۲۴/ ذی قعدہ/۵۴ھ۔

---

(۱) (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۲، فرائض الغسل، قدیمی)

قال العلامة الحصكفی: "و فرض الغسل .... كذا فی البحر .... غسل كل فمه، ويكفی الشرب عباً؛ لأن المجّ ليس بشرط فی الأصح". (الدر المختار: ۱/۱۵۱، فی أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا فی الحلبی الكبير، ص: ۵۰، فرائض الغسل، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(و كذا فی البحر الرائق: ۱/۸۶، ۹۰، فرائض الغسل، رشيديه)

کیا غسل میں ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے؟

سوال [۱۸۲۱]: کسی کو غسلِ جنابت کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پہلے پیشاب کیا، پھر اس کے بعد نجاست پاک کی، پھر اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی، پھر تمام بدن پر پانی بہایا اس کے بعد اس نے نمازِ صبح وظہر وعصر ومغرب وعشاء پڑھی۔ تو کیا یہ نماز اس کی ہوگئی؟ نیز کیا غیر غسلِ جنابت کے ہر غسل میں کلی کرنا، ناک میں پانی دینا فرض واجب ہے یا سنت؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

ناک میں پانی دینا غسلِ جنابت میں فرض ہے، بغیر اس کے غسل نہیں ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہیں ہوگی (۱)۔ غسلِ جنابت کے علاوہ اور کسی غسل میں پانی دینا فرض نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۵/۲/۱۳ھ۔

غسل میں سر پر پانی ڈالنا نقصان دے تو مسح کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوال [۱۸۲۲]: اگر کسی عورت کو غسل کرتے وقت سر پر پانی ڈالنے سے سر میں شدید درد ہوجاتا ہو تو ایسی حالت میں وہ مسح کرسکتی ہے یا نہیں، جب کہ علاج کے لئے پیسہ نہیں ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

غسل میں سر کا دھونا فرض ہے، اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے تو گرم پانی سر پر ڈال لیں، تمام بالوں کا دھونا ضروری نہیں بلکہ بالوں کی جڑوں کو تر کرلینا کافی ہے۔ اگر مسلم ماہر طبیب نے سر پر پانی ڈالنے کو منع کیا ہو، یا بار بار کا تجربہ ہو کہ سر پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوگا اور درد سر کا مرض پیدا ہوجاتا ہے تو ایسی حالت میں سر پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے اس کی بھی گنجائش ہے کہ مسح کرلے:

---

(۱) "و فرض الغسل غسل .... کل فمه و یکفی الشرب عباً، لأن المجّ لیس بشرط فی الأصح، وأنفه حتی ماتحت الدرن". (الدر المختار : ۱/۱۵۱، أبحاث الغسل، سعید)

(وکذا فی خلاصة الفتاوی : ۱/۱۴، الفصل الثانی فی الغسل، امجد اکیدمی، لاهور)

(وکذا فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۲، فرائض الغسل، قدیمی)

"ولوضرها غسل رأسها ترکته، و قیل: تمسحه الخ". در مختار (۱) ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، ۱۸/۱۱/۸۵ھ ۔

ناخن پر سرخی جم جائے تو کیا حکم ہے

سوال [۱۸۲۳]: عورتیں ناخنوں پر زینت کے لئے غلیظ سرخی لگاتی ہیں تو بغیر اس کو الگ کئے وضو اور غسل اس پر درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ناخنوں پر جو سرخی عورتیں تزئین کے لئے لگاتی ہیں اور وہ ایسی جم جاتی ہے کہ وضو اور غسل کا پانی ناخنوں تک نہیں پہونچتا تو ایسی حالت میں نہ وضو صحیح ہوتا ہے نہ غسل صحیح ہوتا ہے جب تک اس سرخی کو علیحدہ نہ کیا جائے (۲) ۔ فقط واللہ اعلم ۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۔

داڑھ میں چاندی بھرنا مانع غسل ہے یا نہیں؟

سوال [۱۸۲۴]: بعض مرتبہ داڑھ میں کیڑا لگ جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے کھوکھلا ہونے کی وجہ سے چاندی بھر دیتے ہیں تو غسل میں کوئی کمی تو نہیں واقع ہوگی؟

---

(۱) (الدر المختار: ۱/۱۵۳، أبحاث الغسل، سعید)

"ولو ضرها غسل رأسها ترکته الخ". (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۳، فرائض الغسل، قدیمی)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمکیریة: ۱/۵، فرائض الوضوء، رشیدیه)

(۲) "ویجب: أی یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرةً .... ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین أسنانه أو فی سنه المجوّف، به یفتی. وقیل: إن صلبا منع، وهو الأصح". (الدر المختار: ۱/۱۵۲، أبحاث الغسل، سعید)

(و کذا فی الفتاوی العالمکیریة: ۱/۱۳، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الأول فی فرائضه، رشیدیه)

(و کذا فی حاشیة الطحطاوی، ص: ۱۰۲، فصل فی بیان فرائض الغسل، قدیمی)

الجواب حامداً و مصلیاً:

کمی واقع نہیں ہوگی، غسل صحیح ہوجائے گا(۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۸/۱/۸۹ھ۔

ڈاڑھ میں چاندی بھرنا

سوال [۱۸۲۵]: ڈاڑھ میں کیڑا لگنے پر داڑھ کھوکھلی ہوتی ہے اس میں چاندی بھر دیتے ہیں، اگر کھوکھلی رہنے دی جائے تو ڈاکٹروں کے قول کے مطابق تکلیف ہوتی ہے۔ ڈاڑھ میں چاندی بھروانے سے غسل میں کمی تو واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کمی واقع نہیں ہوتی، غسل صحیح ہوجائے گا(۲)۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

دانت پر خول اور غسل کا حکم

سوال [۱۸۲۶]: منہ میں سامنے کے دانتوں میں سے ایک کسی وجہ سے ڈاکٹر نے نکال دیا اور اس

---

(۱) "الأصل وجوب الغسل إلا أنه سقط لحرج". (ردالمحتار: ۱/۱۵۳، أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۱۳، فرائض الغسل، رشيديه)

(وكذا في التاتارخانية: ۱/۱۵۲، باب الغسل، إدارة القرآن، كراچی)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۹، باب الغسل، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(و كذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۶۲، تمام أحكام الوضو، قديمی)

(۲) "ولايمنع الطهارة ونيم: أي خرء ذباب وبرغوث لم يصل الماء تحته وحناء ولو جرمه، به يفتى". (الدرالمختار). "قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "(قوله: وبه يفتى) صرح به في المنية عن الذخيرة في مسئلة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة .... فالأظهر التعليل بالضرورة". (ردالمحتار: ۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۹، باب الغسل، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(وكذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۶۳، فصل في تمام أحكام الوضوء، قديمی)

کے بدلے میں نقلی دانت لگوانے کا ارادہ ہے۔ یہ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں: ان میں ایک ایسا ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت نکالا اور لگایا جاسکتا ہے، مثال کے طور پر غسل کرتے وقت نکال کر غرارہ کرلیا جائے۔ اور دوسری قسم ایسی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ساتھ والے دانت پر سونے یا دوسری دھات کا خول چڑھادیا جاتا ہے اور اسی خول کے سہارے دوسرا نقلی دانت سیٹ کردیا جاتا ہے، اس کے ساتھ چھوٹے مصالحہ کا پلاسٹک وغیرہ کا دانت چسپاں رہتا ہے، بوقتِ ضرورت یہ نقلی دانت اور سونے وغیرہ کا خول جو حقیقی دانت پر چڑھا ہوتا ہے باہر نکالا نہیں جاسکتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر غسل کیا جائے تو کیا غسل ہوجائے گا جب کہ ڈاکٹر مؤخر الذکر دانت کی قسم لگوانے کو بہتر بتاتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب کہ اس کو نکالا نہیں جاسکتا تو اس مجبوری کی حالت میں غسل درست ہوجائے گا (۱)۔ اگر خول سونے کا نہ ہو تو بہتر ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

ایضاً

سوال [۱۸۲۷]: زید اور عابد کے درمیان اس بات پر گفتگو ناگوار حد تک پہونچی ہوئی ہے، زید کا کہنا ہے: آدمی اپنے دانت پر خول چڑھائے، چاہے سونا ہو یا چاندی یا اسٹیل ہر صورت میں حرام ہے، اس کی نماز اور غسلِ جنابت کچھ بھی ادا نہیں ہوتا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اور عابد کا کہنا ہے کہ ٹوٹا ہوا دانت چاہے پلاسٹک پر خول چڑھا کر دانت کو جمائے، کوئی حرج نہیں ہے، سونے کا ہو یا چاندی کا یا اسٹیل کا، ہر صورت میں جائز ہے غسل اور وضو میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر بغیر خول چڑھائے دانت کا قائم رہنا دشوار ہو تو چاندی کا چڑھالینا درست ہے، غسل کے وقت اس کو اتارنے سے معذوری ہو تو بغیر اتارے بھی غسل درست ہوجائے گا، نماز بھی درست ہوجائے گی (۲)۔ سونے

(۱) (تقدم تخریجه تحت عنوان: ''ڈاڑھ میں چاندی بھرنا''۔)

(۲) تقدم تخریجه تحت عنوان: ''ڈاڑھ میں چاندی بھرنا''۔)

کے خول میں اختلاف ہے، احتیاط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۷/۹۶ھ۔

ڈاڑھ میں مسالہ بھرا ہو تو غسل کا حکم

سوال [۱۸۲۸]: ایک شخص ہے اس کی ڈاڑھ کھوکھلی ہے، ڈاکٹر مسالہ بھرنے کو کہتا ہے، جس کے نیچے ظاہر ہے غسل کے وقت پانی نہیں پہونچ سکتا جب کہ کلی فرض ہے، ڈاڑھ کا کھوکھلا پن بڑھتا جارہا ہے، تب کیا کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر مسالہ بھرنا ضروری ہے اور پھر اس کے نیچے پانی نہیں پہونچ سکتا تو بھی کلی کافی ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

ڈلی دانت میں رہتے ہوئے غسل کا حکم

سوال [۱۸۲۹]: ڈلی کا ٹکڑا اگر دانتوں میں اٹک جائے تو غسلِ جنابت ہوگا یا نہیں؟ اور وضو اس صورت میں مکروہ تو نہ ہوگا؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

اگر اس ریزہ کے باوجود پانی پہونچ جاتا ہے تو غسلِ جنابت درست ہوجاتا ہے اور وضو میں بھی کراہت نہیں (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) (یعنی یحل شد السن المتحرک بالفضة، ولا یحل بالذهب". (البحر الرائق: ۸/۳۵۰، کتاب الکراهیة، رشیدیه)

قال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالیٰ: "(ولد یشد سنه) المتحرک (بذهب بل الفضة)".

(الدرالمختار: ۶/۳۶۱-۳۶۲، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس، سعید)

(۲) تقدم تخریجه تحت عنوان: ''داڑھ میں چاندی کا بھرنا'')

(۳) "بخلاف نحو عجین، ولا یمنع ما علیٰ ظفر صبّاغ، و لا طعام بین أسنانه أو فی سنه المجوف، به یفتی. وقیل: إن صلبا، منع، وهو الأصح". (الدر المختار) .... =

غسل جنابت میں مصنوعی دانتوں کا حکم

سوال [۱۸۳۰]: زید نے اپنے جبڑے کے دانت بنوائے، ان مصنوعی دانتوں کے چڑھنے سے غسل وغیرہ کے کرنے میں کوئی شرعی قباحت تو نہیں؟ یعنی غسل کرنے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق مفصل جواب سے مستفید فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

مصنوعی دانتوں کو اتار کر غسلِ جنابت کے لئے کلی وغیرہ کی جائے، ہاں! اگر اس طرح چڑھے ہوئے ہوں کہ ان کا اتارنا دشوار ہو تو بغیر اتارے بھی کافی ہے(۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۲/۹۴ھ۔



= "(قوله: نحو عجين): أي كعلك و شمع و قشر سمك و خبز ممضوغ متلبد، جوهرة نعم! ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين و استظهر المنع؛ لأن فيه لُزُوجة و صلابة تمنع نفوذ الماء الخ". (ردالمحتار: ۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۹، فرائض الغسل، سهيل اكيڈمي، لاهور)

(وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۱۳، الباب الثاني في الغسل، رشيديه)

(۱) "و لو كان سنّه مجوفاً، فبقي فيه أو بين أسنانه طعام أو درن رطب في أنفه، تم غسله على الأصح، كذا في الزاهدي. والاحتياط أن يخرج الطعام عن تجويفه، و يجري الماء عليه، كذا في فتح القدير". (الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۳۵، الباب الثاني في الغسل، رشيديه)

(وكذا في رد المحتار: ۱/۱۵۴، أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۹، فرائض الغسل، سهيل اكيڈمي، لاهور)

الفصل الثانی فی مستحبات الغسل
(مستحباتِ غسل کا بیان)

غسل کے لئے پانی کی مقدار

سوال [۱۸۳۱]: غسلِ فرض کے لئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ نیز استنجا کے لئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ اگر صرف تین ڈھیلوں سے استنجا کرلیا تو بغیر پانی سے دھوئے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب آدمی چھوٹا، بڑا، موٹا، دبلا ہوگا، اس کے اندازہ سے پانی کی ضرورت ہوگی، سب کے لئے ایک مقدار کی لازمی تحدید نہیں (۱)۔ اگر نجاست محل مخرج کے آس پاس ایک درہم کی مقدار نہ لگی ہو اور صرف ڈھیلے پر کفایت کی ہو تب بھی نماز درست ہوجائے گی (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۴/۲/۹۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۴/۲/۹۱ھ۔

---

(۱) قال العلامة الحصکفی: "من الماء المعهود فی الشرع للوضوء والغسل و هو ثمانیة أرطال، و قیل: المقصود عدم الإسراف". (الدر المختار).

"الأصوب، حذف، قیل: کما فی الحلیة أنه نقل غیر واحد إجماع المسلمین علی أن ما یجزیء فی الوضوء والغسل غیر مقدر بمقدار، و ما فی ظاهر الروایة من أدنی ما یکفی فی الغسل صاعٌ الخ". (ردالمحتار: ۱/۱۵۸، سنن الغسل، سعید)

(وکذا فی الفتاوی العالمکیریة: ۱/۱۲، مما یتصل بذلک المسائل، رشیدیه)

(وکذا فی البحر الرائق: ۱/۹۷، سنن الغسل، رشیدیه)

(۲) "وإن کان ما جاوز موضع الشرج أقل من قدر الدرهم، إلا أنه إذا ضم إلیه موضع الشرج کان أکثر من قدر الدرهم، فأزالها بالحجر و لم یغسلها بالماء، یجوز عند أبی حنیفة وأبی یوسف رحمهما الله، =

غسل کے لئے کتنا پانی چاہئے؟

سوال [۱۸۳۲]: وضو، غسل میں شرعاً کتنے سیر پانی استعمال کرنا چاہئے اور اس سے زائد خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً:

وضو میں ڈیڑھ سیر، غسل میں چار سیر، فتاوی رشیدیہ، ص: ۸٦ (۱)، اس سے زائد بلاضرورت اسراف ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۳۰/ ۸/ ٦۱ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۳۰/ ۸/ ٦۱ھ۔

صحیح: عبداللطیف، ۴/ شعبان/ ٦۱ھ۔

= ولا يكره، كذا في الذخيرة، و هو الصحيح، كذا في الزاد". (الفتاوى العالمكيرية: ١/٤٨، في الاستنجاء، رشيديه)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٤٤، فصل في الاستنجاء، قديمي)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ٢٩، في آداب الوضوء، سهيل اكيڈمي، لاهور)

(١) قال الحصكفي: "ثم يفيض الماء على كل بدنه ثلاثاً مستوعباً من الماء المعهود في الشرع للوضوء والغسل و هو ثمانية أرطال، و قيل: المقصود عدم الإسراف". (الدر المختار: ١/١٥٨، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ١/١٢، مما يتصل بذلك، رشيديه)

(٢) قال الحصكفي: "و مكروهه لطم الوجه بالماء والإسراف، و منه الزيادة على الثلاث فيه". (الدر المختار)

"(قوله: الإسراف) بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية لما أخرج ابن ماجة و غيره عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنه أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرّ بسعد و هو يتوضأ، فقال: "ما هذا السرف"؟ فقال: أفي الوضوء إسراف؟ فقال: "نعم! وإن كنت على نهر جار". (ردالمحتار: ١/١٣١، مكروهات الوضو، سعيد)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٨١، فصل في المكروهات، قديمي)

(و كذا في بدائع الصنائع: ١/٢٧٠، آداب الغسل، دار الكتب العلمية، بيروت)

غسل میں عورتوں کا چوٹی کھولنا

سوال [۱۸۳۳]: بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ: ”غسلِ پاکیزگی کے لئے عورتوں کی چوٹی اگر گندھی ہوئی ہوتو اس کا کھولنا ضروری نہیں، البتہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے“۔ پانی کا جڑوں میں پہنچنا چوٹی کھلے بغیر ممکن نہیں، صحیح صورتِ حال یعنی مسئلہ کی توضیح کے سلسلے میں جناب کی توجہ چاہتا ہوں۔ جُوڑا بالوں کا بندھا ہوتو کیا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

چوٹی گندھی ہوئی ہونے کی حالت میں بغیر کھولے بھی بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جانا ممکن بلکہ واقع ہے جیسا کہ بہت سی مستورات کا مشاہدہ اور تجربہ ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ہے (۱)، تاہم اگر کسی کی ایسی کیفیت ہو جیسی کہ آپ نے لکھی ہے تو اس کو کھولنا ضروری ہے، کذا فی مراقی الفلاح (۲)۔ جُوڑا بالوں کا بندھا ہوتو نماز میں کراہت ہوگی (۳)۔

نظام: جولائی/۱۹۶۴ء۔

---

(۱) ”عن أم سلمة رضي الله تعالیٰ عنها قالت: قلتُ یا رسول الله! إني امرأة أشد ضفر رأسي، أفأنقضه لغُسل الجنابة؟ قال: ”لا، إنما یکفیک أن تحثي علی رأسک ثلاث حثیات، ثم تفیضین علیک الماء، فتطهرین“. (الصحیح لمسلم: ۱/۱۵۰، باب حکم ضفائر المغتسلة، قدیمی)

(۲) ”وأما إن کان شعرها ملبداً أو غزیراً، فلا بد من نقضه“. ”(قوله: وأما إن کان شعرها الخ) بحیث یمنع إیصال الماء إلی الأصول الخ“. (حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح، ص: ۱۰۳، فرائض الغسل، قدیمی)

(وکذا في الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/۱۵۳، أبحاث الغسل، سعید)

(وکذا في الفتاوی العالمکیریة: ۱/۱۳، الباب الثاني في فرائض الغسل، رشیدیه)

(۳) ”(وعقص شعره) للنهي عن کفه ولو بجمعه أو إدخال أطرافه في أصوله اهـ“. (ردالمحتار، کتاب الصلوة، مطلب في الخشوع: ۱/۶۴۲، سعید)

”جُوڑا: سر کے بالوں کی وہ گانٹھ جو عورتیں اور سادھو وغیرہ گدی پر دے لیتے ہیں“۔ (فیروز اللغات، ص: ۴۸۳، فیروز سنز لاهور)

غسلِ جنابت سے پہلے وضوکرنا ضروری نہیں

سوال [۱۸۳۴]: ۱...... غسلِ جنابت کی حالت میں غسل کرتے وقت وضوسے پہلے بھی غسل کیا جاسکتا ہےاور پھر غسل سے فراغت پانے کے بعد وضوکیا جاتا ہے یا کہ ہرحالت میں غسل کرنے سے پہلے ہی وضو کرلینا لازم ہے؟ اگر زید نے وضوکرنے کے بعد غسل کرنا شروع کیا اور غسل سے فراغت سے پہلے ہی بوجۂ اخراجِ ریح اس کا وضوٹوٹ گیا، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے دوبارہ وضوکرےاوراس کے بعدازسرنوغسل کرے، یا وہ پہلے پورا غسل کرےاوراس کے بعد دوبارہ وضوکر کے نمازاداکرسکتا ہے؟

۲......زیدعلی الصباح غسل کرنے کی نیت سے اپنے مکان کے ساتھ ملحق غسلخانہ میں داخل ہوا، غسل سے فارغ ہونے کے بعدوہ بحالتِ عریانی اپنے کمرے میں داخل ہوااور پھروہاں پرکپڑے پہن کرنمازاداکی، کیا اس سے اس کا وضونہیں ٹوٹا، جب کہ مکان کے کسی افراد کی نظراس پرنہ پڑی ہو؟ کیونکہ وہ سب اس وقت اپنے اپنے کمروں میں نیند کی حالت میں تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱......سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضوکرے پھرغسل کرے، وضوکے بعداگرخروجِ ریح ہوجائے، پھر غسل میں اعضائے وضوپرپانی بہادیا جائے تب بھی کافی ہے، جداگانہ وضوکی ضرورت نہیں (۱)۔

۲......اس کا وضونہیں ٹوٹا، اتفاقاً اگرکسی کی نظرپڑبھی جاتی......تب بھی وضونہ ٹوٹتا (۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبدمحمودغفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔



(۱) "سننه البداءة بغسل يديه وفرجه وخبث بدنه إن كان، ثم يتوضأ، ثم يفيض الماء على كل بدنه ثلاثاً مستوعباً من الماء المعهود في الشرع للوضوء والغسل الخ". (الدرالمختار: ۱/۱۵۷، سنن الغسل، سعيد)

(وكذا في النهر الفائق: ۱/۲۲، سنن الغسل، مكتبه امداديه، ملتان)

(وكذا في بدائع الصنائع: ۱/۲۹۹، سنن الغسل، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) برہنہ ہوناناقضِ وضونہیں۔

الفصل الثالث فی آداب الغسل
(آدابِ غسل کا بیان)

غسل خانہ میں برہنہ شخص دعائیں پڑھے یا نہیں؟

سوال [۱۸۳۵]: غسل خانہ میں وضو کرتے وقت دعاؤں کا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

برہنگی کی حالت میں نہ پڑھے(۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

غسل کے وقت دعاء پڑھنا

سوال [۱۸۳٦]: ہمبستری کے بعد غسل کرتے وقت ناپاکی دور کرنے کے لئے کیا پڑھنا چاہئے، کلمۂ دین پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کلمہ وغیرہ کچھ نہ پڑھا جائے، چپ چاپ غسل کیا جائے: "و یستحب أن لا یتکلم بکلامه معه

(۱) "وآدابه کآدابه سوی استقبال القبلة الخ". (الدر المختار).

قال ابن عابدین: "ویستحب أن لایتکلم بکلام مطلقاً، أما کلام الناس فلکراهته حال الکشف، وأما الدعاء، فلأنه فی مصب الماء المستعمل ومحل الأقذار والأوحال". (ردالمحتار: ۱/۱۵٦، مطلب سنن الغسل، سعید)

(وکذا فی الفقه الإسلامی وأدلته: ۱/۵۳۵، المطلب الخامس، مکروهات الغسل، رشیدیه)

(وکذا فی مراقی الفلاح، ص: ۱۰٦، فصل آداب الاغتسال، قدیمی)

ولودعاء؛ لأنه في مصب الأقذار اهـ". مراقي الفلاح (۱) ۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم ۔
حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۱/۲/۵۷ھ۔
صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم۔

غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا

سوال [۱۸۳۷]: غسل خانہ میں یا ایسی پوشیدہ جگہ پر جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے ننگے بدن نہانا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ یہاں پر ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ غسل خانہ میں بھی ننگے ہو کر نہانا مکروہ تحریمی ہے۔ ان کا یہ کہنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ براہ کرم بوضاحت بحوالہ کتب معتبرہ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلياً:

ایسی پردہ کی جگہ جہاں کسی کی نظر نہ پڑے، برہنہ ہو کر بھی غسل کرنا درست ہے، مکروہ تحریمی نہیں:
"آداب الاغتسال هي آداب الوضوء، إلا أنه لا يستقبل القبلة حال اغتساله؛ لأنه تكون غالباً مع كشف العورة، ويستحب أن يغتسل بمكان لا يراه فيه أحد لا يحل له النظر لعورته، لا فيما ظهورها في حال الغسل أو لبس الثوب اهـ". مراقي الفلاح (۲) ۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۲/۵/۹۰ھ۔

---

(۱) (مراقي الفلاح، ص: ۱۰۲، آداب الاغتسال، قديمي)

"ويستحب أن لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس أو غيره، أمّا كلام الناس .... وأما غيره من الذكر والدعاء، فلأنه في مصب الماء المستعمل، و محل الأوضار: أي الأوساخ والأقذار".
(الحلبي الكبير، ص: ۵۱، سنة الغسل، سهيل اكيذمي، لاهور)
(و كذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۴، آداب و سنن الغسل، رشيديه)
(۲) (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۰۲، آداب الاغتسال، قديمي)

"(قوله: إلا لغرض صحيح) كتغوّط والاستنجاء، و حكى في القنية أقوالاً، إلا في تجرده للاغتسال منفرداً: منها أنه يكره، و منها أنه يعذر إن شاء الله، و منها لا بأس به، و منها يجوز في المدة اليسيرة، و منها: يجوز في بيت الحمام الصغير". (رد المحتار: ۱/۴۰۴، شروط الصلوة في ستر العورة، سعيد)
(و كذا في الحلبي الكبير، ص: ۵۱، سنة الغسل، سهيل اكيذمي، لاهور)

غسل خانے میں ننگے ہوکر غسل کرنا

سوال[۱۸۳۸] : الف: غسل خانے میں بالکل ننگے ہوکر غسل کرنا کیسا ہے؟
ب: اگر وہ مُصر ہوتو پھر اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

مولوی عبدالشکور، دربھنگہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

الف: درست ہے(۱)۔

ب: کس بات پر مُصر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۴/۱۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۴/۱۹ھ۔

برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال [۱۸۳۹] : حنفی مسلک کے لوگ ہمارے یہاں ننگے ہوکر غسل کرتے ہیں اور شیعہ لوگ آ کر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ غسل ننگے ہوکر کرو، اور غسل کرنے کے بعد ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو نہیں ہوتا اور نہ نماز ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

تنہائی کی جگہ میں ننگے ہوکر نہانا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ حدیث شریف بخاری ومسلم شریف میں ہے(۲)۔ غسل کے بعد مستقل وضو کی ضرورت نہیں:

---

(۱) "ولاخلافه أن التستر أفضل كما قاله، وبجواز الغسل عرياناً في الخلوة قال مالك والشافعي وجمهور العلماء". (عمدة القاري، كتاب الغسل، باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة اهـ: ۳/۳۳۸، دارالكتب العلميه، بيروت)

(وكذا في فتح الباري، باب من اغتسل عرياناً وحده اهـ: ۱/۵۰۸، قديمي)

(۲) قال الإمام البخاري: "حدثنا عبدان قال: أخبرنا عبد الله .... عن ميمونه قالت: سترت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هو يغتسل من الجنابة، فغسل يديه، ثم صبّ بيمينه على شماله، فغسل فرجه=

"كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل". رواه الترمذي و أبوداؤد والنسائي وابن ماجة" مشكوة شريف، ص:۷۸(۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۷/۶/۹۰ھ۔

غسل خانہ میں برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال[۱۸۴۰]: غسل خانہ میں مرد یا عورت برہنہ ہوکر غسل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب کہ وہاں پردہ ہے، کوئی دیکھتا نہیں ہے تو برہنہ غسل سب کے لئے درست ہے(۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۲/۸۹ھ۔

لنگی کے ساتھ غسل کرنا احوط ہے

سوال[۱۸۴۱]: آج کل جب کہ غسلخانوں میں پردہ کا انتظام رہا کرتا ہے، لنگی پہن کر غسل کرنا اَولیٰ ہے یا لنگی نکال کر اور وہ غسل خانہ جس میں چھت نہ ہو اس میں ننگے ہوکر غسل کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

غسلخانہ پر چھت ہو یا نہ ہو جب کسی آدمی کی نظر اندر نہیں پہونچتی تو وہاں بغیر لنگی کے بھی غسل کرنا درست ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے(۳)، لنگی پہنے ہوئے غسل کرنا احوط ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

= و ما أصابه، ثمّ مسح بيده على الحائط أو الأرض، ثم توضأ وضوءه للصلوة غير رجليه الخ".

(صحيح البخاري: ۱/۴۲، باب من اغتسل عرياناً وحده الخ، قديمي)

(والصحيح لمسلم: ۱/۱۵۳، باب تستر المغتسل، قديمي)

(۱) (مشكوة المصابيح، باب الغسل: ۱/۴۸، قديمي)

(وسنن النسائي: ۱/۴۹، باب ترك الوضوء بعد الغسل، قديمي)

(۲) (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقة)

(۳) "وسننه كسنن الوضوء سوى الترتيب، وآدابه كآدابه سوى استقبال القبلة ؛لأنه يكون غالباً مع كشف=

برہنہ غسل کرنیوالے کا اسی غسل سے نماز پڑھنا

سوال [۱۸۴۲]: ایک شخص برہنہ یا نیکر پہن کر چوراہے پر غسل کرتا ہے اور پھر اسی غسل والے وضو سے نماز ادا کرتا ہے تو کیا اس شخص کا وضو وغسل ونماز درست ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس طرح سب کے سامنے نیکر پہن کر یا برہنہ ہو کر غسل کرنا گناہ ہے (۱)، مگر فریضۂ غسل ادا ہو جائے گا اور اس وضو وغسل سے نماز، درست ہوگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

برہنہ غسل پھر وہیں وضو

سوال [۱۸۴۳]: (الف) زید غسل خانہ میں برہنہ غسل کیا کرتا ہے اور برہنہ حالت میں غسل کرکے کپڑا بدل کر غسل کا وضو کرتا ہے، درست ہے کہ نہیں؟

(ب) جب کپڑے کیساتھ غسل کرتا ہے تو کپڑے کی ناپاکی صاف کرکے غسل کا وضو کیا کرتا ہے، غسل درست ہوگا کہ نہیں؟

= عورة فلو كان متزراً، فلا بأس به". (الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/۱۵۶، مطلب: سنن الغسل، سعيد)

(وكذا في شرح المنية، ص: ۵۱، سنن الغسل، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(وقد تقدم أيضاً تحت عنوان: "غسل خانہ میں برہنہ ہوکر غسل کرنا")

(۱) "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلاً يغتسل بالبراز، فصعد المنبر، فحمد الله، وأثنى عليه، ثم قال: "إن الله حييٌّ ستّيرٌ يحب الحياء والتستر، فإذا اغتسل أحدكم فليستتر". .... وفي رواية: قال: " إن الله ستير، فإذا أراد أحدكم أن يغتسل فُليَتوارِ بشئى".

قال القارى: "(بشئى)" من الثوب أو الجدار أوالحجر أو الشجر. قال ابن حجر: وحاصل حكم من اغتسل عارياً أنه إذا كان بمحلٍ خالٍ لايراه أحد ممن يحرم عليه نظر عورته، حل له ذلک، لکن الأفضل التستر حياءً من الله تعالىٰ، وإن كان بحيث يراه أحدٌ يحرم عليه نظر عورته، وجب عليه التستر منه إجماعاً". (مرقاة المفاتيح: ۲/۱۴۹، كتاب الطهارة، باب الغسل، رقم الحديث: ۴۴۷، رشيديه)

الجواب حامداً ومصلیاً:

(الف) غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا درست ہے(۱) اور اسی وقت وضو بھی کرلیا جائے، پھر کپڑے بدل کر وضو کی ضرورت نہیں (۲)۔

(ب) کپڑے پہ ناپاکی لگی ہو تو اول اس کو پاک کرلے، پھر چاہے تو اس کو باندھ کر وضو اور غسل کرلے، شبہ کی ضرورت نہیں اور چاہے تو کپڑے کو علیحدہ کرکے پاک کرلے اور پردہ کی جگہ برہنہ وضو و غسل کرکے پھر کپڑے پہن لے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۱۱/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۱۱/۸۹ھ۔

غسل میں آنکھ کے اندر پانی پہنچانا

سوال [۱۸۴۴]: کیا غسل کے اندر آنکھ کے اندرونی حصہ میں بھی پانی آنکھیں کھول کر پہونچانا ضروری ہے، یا آنکھ بند کرکے بھی چہرہ دھویا جائے تو کافی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

پانی پہونچانا ضروری نہیں (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) "آداب الاغتسال هی آداب الوضوء، إلا أنه لا يستقبل القبلة حال اغتساله؛ لأنه تكون غالباً مع كشف العورة، ويستحب أن يغتسل بمكان لا يراه فيه أحدٌ لا يحل له النظر لعورته، لا فيما ظهورها فی حال الغسل أو لبس الثوب". (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۵، آداب الاغتسال، قديمی)

(وكذا فی رد المحتار: ۱/۴۰۴، شروط الصلوٰة، فی سترة العورة، سعيد)

(۲) "لو توضأ أولاً، لايأتی به ثانياً؛ لأنه لا يستحب وضوءان للغسل اتفاقاً، أما لو توضأ بعد الغسل واختلف المجلس علی مذهبنا، أو فصل بينهما بصلوٰة كقول الشافعية، فيستحب". (الدرالمختار: ۱/۱۵۸، سنن الغسل، سعيد)

(وكذا فی البحرالرائق: ۱/۹۴، سنن الغسل، رشيديه)

(۳) "لايجب غسل مافيه حرج كعين وإن اكتحل بكحل نجس". (الدرالمختار) ....=

غسل خانہ میں پیشاب کرنا

سوال [۱۸۴۵]: ایک بڑی مسجد ہے اس میں بیت الخلاء اور پیشاب خانہ بنا ہوا نہیں ہے، غسلخانہ پختہ ہے، نالیوں سے نالی ملی ہوئی ہے، کبھی کبھی تبلیغی جماعت کا آنا ہوتا ہے، مسافر بھی آتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ ان میں پیشاب کریں اور پانی بہادیں تو کیا یہ صورت جائز ہے، کیا اس غسل خانہ میں پیشاب کرنا شرعاً ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

"ويكره في محل الوضوء؛ لأنه يورث الوسوسة". مراقي الفلاح۔ "لقوله عليه السلام: "لايبولنّ أحدكم في حمام، ثم يغتسل فيه أو يتوضأ، فإن عامة الوسواس منه". قال ابن ملك: لأن ذلك الموضع يصير نجساً، فيقع في قلبه وسوسة بأنه بال أصابه عنه شاش، أو كان فيه منفذ بحيث لا يثبت فيه شئ من البول، ثم لايكره البول فيه". طحطاوي، ص ۳۰(۱)۔

وضو اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر غسل خانہ میں پانی نکلنے کی نالی ہے اور پیشاب کے بعد فوراً پانی بہادیا جائے اور پیشاب کا اثر باقی نہ رہے تو مکروہ نہیں، تاہم وہاں پیشاب کرنے سے احتیاط بہتر ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔



= "(قوله: كعين)؛ لأن في غسلها من الحرج ما لايخفى؛ لأنها شحم لا تقبل الماء، وقد كف بصر من تكلف له من الصحابة الخ". (ردالمحتار: ۱/۱۵۲، مطلب: أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في الفقه الإسلامي وأدلته: ۱/۵۲۳، المطلب الثالث: فرائض الغسل، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۳، الباب الثاني في الغسل، رشيديه)

(وكذا في الدر المختار: ۱/۹۷، أركان الوضوء أربعة، سعيد)

(۱) (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۵۴، فصل في الاستنجاء، قديمي)

"(وكذا يكره ..... وأن يبول قائماً أو مضطجعاً أو مجرداً ..... أو يبول في موضع يتوضأ هو أو يغتسل فيه لحديث: "لا يبولن أحدكم في مستحمه، فإن عامة الوسواس منه". (الدر المختار: ۱/۳۴۴، فصل في الاستنجاء، سعيد)

(وكذا في مجمع الأنهر: ۱/۱۰۱، باب الأنجاس، دار الكتب العلمية، بيروت)

الفصل الرابع فی موجبات الغسل

(موجباتِ غسل کا بیان)

سو کر اٹھنے والا لیس دار مادہ دیکھے تو کیا غسل واجب ہے؟

سوال [۱۸۴۶]: ایک اردو کی کتاب میں ہے کہ "سو کر اٹھنے پر اگر پیشاب کے مقام پر لیس دار مادہ معلوم ہو تو غسل واجب ہے"۔ اور دوسری کتاب میں ہے کہ "شہوت کے خیال سے پیشاب کے شروع میں یا آخر میں لیس دار مادہ نکلنے سے غسل واجب ہے"۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

سو کر اٹھنے پر جب ایسا لیس دار مادہ دیکھے تو غسل کرلے (۱) محض شہوت کے خیال بلا جوش اور دفق کے اگر کوئی مادہ پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلے تو غسل واجب نہیں (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۱۹/ ۷/ ۹۳ھ۔

منی کے کود کر نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟

سوال [۱۸۴۷]: ایک شخص ہے جب کبھی بیوی کے پاس جاتا ہے تو منی نکل جاتی ہے، کیا اس سے

---

(۱) "و أما إذا لم يتذكر الاحتلام و تيقن أنه مني، أوشك: هل هو مني أو مذي، فكذلك يجب عليه الغسل في هاتين الحالتين أيضاً إجماعاً للاحتياط الخ". (الحلبي الكبير، الطهارة الكبرى، ص: ۴۲، سهيل اكيڈمی)

(وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/ ۱۵، المعاني الموجبة للغسل، رشيديه)

(وكذا في خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۳، الفصل الثاني في الغسل، امجد اكيڈمی، لاهور)

(۲) قال العلامة ابن عابدين: "(قوله: تقييد قولهم): أي فيقال: إن عدم وجوب الغسل بخروجه بعد البول اتفاقاً إذا لم يكن ذَكَرُه منتشراً". (رد المحتار: ۱/ ۱۶۱، فرائض الغسل، سعيد)

(وكذا في مراقي الفلاح، ص: ۹۲، ما يوجب الاغتسال، قديمی)

غسل واجب ہے؟ ایک عورت ہے اس کو بھی دھات کی بیماری ہے(۱)، بغیر کسی مطلب کے اس کی بھی منی نکل جاتی ہے، کبھی زیادہ نکلتی ہے کبھی کم۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

منی شہوت کے ساتھ پھدک کر نکلتی ہے تو غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں (۲)، عورت کو دھات آتی ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوگا (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱/۶/۹۲ھ۔

عورت کی منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال [۱۸۴۸]: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اخراجِ منی ہوتی ہے؟ نیز اگر عورت مرد سے لپٹی چمٹی ہے پھر جوش چڑھتا ہے، بغیر دخولِ ذکر کے طبیعت بھر جاتی ہے اور خواہش جاتی رہتی ہے، لیکن منی نہیں نکلتی نظر آتی۔ تو ایسی حالت میں غسل فرض ہوگا یا نہیں اور عورت کی منی کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

عورت کو احتلام بھی ہوتا ہے، منی بھی خارج ہوتی ہے(۴)، اس کی منی کا رنگ زردی مائل

---

(۱) "دھات آنا: پیشاب کے ساتھ منی نکلنا"۔ (فیروز اللغات، ص:۶۶۰، فیروز سنز، لاہور)

(۲) "منها الجنابة، وهي تثبت بسببين: أحدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير إيلاج باللمس أو النظر أو الاحتلام أو الاستمناء –كذا في محيط السرخسي–، من الرجل والمرأة في النوم واليقظة، كذا في الهداية". (الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۴، المعاني الموجبة للغسل، رشيديه)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۹۲، ما يوجب الاغتسال، قديمي)

(وكذا في البحر الرائق: ۱/۹۹، الطهارة، رشيديه)

(۳) "(لا عند مذي): أي لا يفرض الغسل عند خروج مذي...... وهو في النساء......، قيل: هو منهن يسمى القذى أو ودي، بل الوضوء منه و من البول جميعاً على الظاهر". (رد المحتار: ۱/۱۶۵، أبحاث الغسل، سعيد)

(وكذا في مراقي الفلاح، ص: ۱۰۰، فصل: عشرة أشياء لا يغتسل، قديمي)

(۴) "عن أم سلمة –رضي الله تعالىٰ عنها– قالت: جاء ت أم سليم –رضي الله تعالىٰ عنها– إلى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فقالت: يا رسول الله! إن الله لا يستحي من الحق، فهل على المرأة من غسل =

ہوتا ہے(۱)۔ اگر لیٹنے کے بعد اس کی خواہش ختم ہوجائے، نہ اس کی منی نکلے، نہ دخول والتقائے ختانین کی نوبت آئے تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا(۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دھات اور منی نکلنے سے غسل کا حکم

سوال[۱۸۴۹]: ایک شخص ہے جب کبھی وہ بیوی کے پاس جاتا ہے تو منی نکل جاتی ہے، رات میں ساتھ لیٹنے سے یا دن میں، ستھ میں بولنے چالنے سے یا ہاتھ لگانے سے بھی منی نکل جاتی ہے۔ کیا اس کے بولنے سے نہانا واجب ہوجاتا ہے؟ ایک عورت ہے اس کو بھی دھات کا مرض ہے، بغیر کسی مطلب کے اس کی منی نکل جاتی ہے، کبھی زیادہ کبھی کم نکلتی ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اپنی شہوت سے کود کر منی نکلتی ہے تو غسل واجب ہوگا(۳)، دھات کے آنے سے غسل واجب نہیں ہوگا(۴)۔ فقط واللہ اعلم۔

= إذا احتلمت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "نعم! إذا رأت الماء". فقالت أم سلمة: يا رسول الله! أوتحتلم المرأة؟ فقال": تربت يداك! فبم يشبهها ولدها". (الصحيح لمسلم: ۱/۱۴۶، قديمي)

(۱) "ومنيها أصفر الخ". (الدر المختار: ۱/۱۵۹، فرائض الغسل، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۵، سهيل اكيڈمي، لاهور)

(۲) "إذا جومعت المرأة فيما دون الفرج، و وصل المني إلى رحمها، وهي بكر أو ثيب، لا غسل عليها لفقد السبب، و هو الإنزال اهـ". (الفتاوى العالمكيرية: ۱/۱۵، المعاني الموجبة للغسل، رشيديه)

(و كذا في البحر الرائق: ۱/۱۰۲، كتاب الطهارة، رشيديه)

(وكذا في المبسوط: ۱/۶۷، باب الوضوء والغسل، مكتبه حبيبه، كوئٹه)

(وكذا في الحلبي الكبير، ص: ۴۵، سهيل اكيڈمي، لاهور)

(۳) "(فرض)الغسل (عند) خروج (مني) من العضو .... (منفصل عن مقعره .... بشهوة): أي لذة ولو حكماً". (تنوير الأبصار مع الدرالمختار، كتاب الطهارة: ۱/۱۵۹، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث: ۱/۱۴، رشيديه)

(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل في أحكام الغسل: ۱/۲۸۳، دارالكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في الهداية، كتاب الطهارات: ۱/۳۱، شركت علميه، ملتان)

(۴) "إلا إذا علم أنه مذي أو شك أنه مذي أو ودي .... فلا غسل عليه اتفاقاً كالودي". .... =

بدن دبوانے سے خروجِ مادہ اور وجوبِ غسل

سوال [۱۸۵۰]: زید اپنی زوجہ سے بدن دبواتا ہے، اس حالت میں عضوِ تناسل منتشر ہوجاتا ہے اور پھر سفید گاڑھا پانی نکل آتا ہے، یا پیشاب کو چلا جائے تو اس وقت پیشاب سے پہلے نکلتا ہے تو کیا اس سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر شہوت وانتشار ہوکر منی نکل آتی ہے جس کی علامت یہ ہے کہ اس میں دفق ہوتا ہے اور اس کے بعد عضو منکسر اور شہوت ختم ہوجاتی ہے اور وہ بدبودار ہوتی ہے تو اس کے خروج سے غسل لازم ہوتا ہے، اگر منی نہیں نکلتی تو غسل نہیں ہوتا (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: نظام الدین عفی عنہ، سید مہدی حسن غفرلہ، ۸۶/۳/۲ھ۔

غسلِ جنابت کے بعد فرجِ عورت سے منی نکلے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا؟

سوال [۱۸۵۱]: اگر مرد نے عورت سے خلوت کی، پھر عورت نے غسل کیا اور غسل کرنے کے بعد

= (الدر المختار، کتاب الطهارة: ۱/۱۶۲، ۱۶۳، سعید)

(وکذا فی الفتاویٰ العالمکیریة، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث: ۱/۱۵، رشیدیه)

(وکذا فی الفتاویٰ قاضی خان علی هامش الفتاویٰ العالمکیریه، کتاب الطهارة، فصل فیما یوجب الغسل: ۱/۴۳، رشیدیه)

(وکذا فی بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، فصل فی أحکام الغسل: ۱/۲۷۸، دارالکتب العلمیة، بیروت)

(۱) "وفرض الغسل عند خروج منی من العضو ...... منفصل عن مقره هو صلب الرجل وترائب المرأة ...... بشهوة: أی لذة ولو حکماً کمحتلم. ولم یذکر الدفق لیشمل منی المرأة؛ لأن الدفق فیه غیر ظاهر". (الدر المختار: ۱/۱۵۹، ۱۶۰، باب الغسل، سعید)

(وکذا فی مراقی الفلاح، ص: ۹۲، فصل: موجبات الغسل، قدیمی)

(وکذا فی تبیین الحقائق: ۱/۶۵، موجبات الغسل، دار الکتب العلمیة، بیروت)